جب طاؤس نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی نہایت ہی حسین و جمیل و زیبا و شکیل تب حق تعالی سے
حیا کی اور پانچ دفعہ حق تبارک و تعالی کو سجدہ کیا سو یہی سجدے اسپر فرض موقت ہو گئے کہ حقتعالی نے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکی امت کو پنج وقتہ نماز کا حکم کیا پھر حقتعالی نے اس نور کیطرف دیکھا تب
شرم سے وہ پسینا پسینا ہو گیا سو اسکے سر کے عرق سے فرشتے پیدا ہوئے ہیں اور چہرے کے عرق
سے عرش کرسی لوح و قلم چاند سورج تارے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور سینے کے عرق سے
انبیا و رسل و علما و شہدا و صلحا اور ابرو کے عرق سے سب اہل ایمان اور کانون کے عرق
سے یہود و نصاری و مجوس وغیرہم کی ارواح اور پشت کے عرق سے بیت المعمور و کعبہ و بیت
المقدس اور ساری دنیا کے مسجدوں کی زمین اور پانوں کے عرق سے زمین پورب سے پچھم تک اور
جو کچھ اسمیں ہے سب پیدا ہوا پھر حق تعالی نے فرمایا کہ اے نور میرے حبیب کے نظر کر سو اسنے دیکھا اپنے
آگے ایک نور اور پیچھے ایک نور اور داہنے ایک نور اور بائیں ایک نور یہہ چارون یار تھے
رضی اللہ عنہم پھر اس نور نے ستر ہزار برس تسبیح کہی تب حقتعالی نے اس سے ارواح انبیا کو پیدا
کرکے ان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلایا پھر عقیق سرخ سے ایک قندیل شفاف پیدا کی
اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی صورت کو جسطرح دنیا میں تھی اسیطرح بنا کر قندیل میں
رکھا اور تمام روحوں نے اسکے گرد طواف کیا اور ستر ہزار سال تک تسبیح و تہلیل کی پھر خدا تعالی
نے سب کو حکم کیا کہ اسکی طرف دیکھیں سو جسنے آپ کے سر مبارک کو دیکھا خلیفہ و سلطان ہوا
اور جسنے پیشانی مبارک کو دیکھا امیر عادل ہوا اور جسنے آپ کی بھونکو دیکھا نقاش ہوا اور جسنے
کانونکو دیکھا صاحب تمتع و صاحب اعتبار ہوا اور جسنے آنکھونکو دیکھا حافظ قرآن ہوا اور جسنے
رخسارونکو دیکھا محسن و عاقل ہوا اور جسنے بینی کو دیکھا طبیب و عطار ہوا اور جسنے ہونٹونکو یا دانتونکو
کو دیکھا خوبرو ہوا اور جسنے منہہ مبارک دیکھا روزہ دار ہوا اور جسنے زبان کو دیکھا بادشاہونکا
قاصد ہوا اور جسنے حلق کو دیکھا واعظ و مؤذن ہوا اور جسنے داڑھی کو دیکھا جہاد کرنیوالا
ہوا اور جسنے گردن کو دیکھا تاجر ہوا اور جسنے دونوں بازوؤنکو دیکھا تیغ زن اور نیزہ

باز ہوا اور جسنے صرف داہنے بازو کو دیکھا حجام ہوا اور جسنے صرف بائین بازو کو دیکھا جلاد ہوا اور
جسنے داہنی ہتھیلی کو دیکھا صراف ہوا اور جسنے بائین ہتھیلی کو دیکھا نانبے جو کھنے والا ہوا اور جسنے
دونون ہتھیلیونکو دیکھا سخی اور صاحب کسب ہوا اور جسنے دونون ہاتھون کی پشت کو دیکھا بخیل ہوا
اور جسنے داہنے ہاتھ کی انگلیون کو دیکھا کاتب ہوا اور جسنے بائین ہاتھ کی انگلیونکو دیکھا درزی ہوا
اور جسنے سینے کو دیکھا عالم و مجتہد ہوا اور جسنے پشت کو دیکھا متواضع اور شرع کا مطیع ہوا اور جسنے
پہلو کو دیکھا غازی ہوا اور جس نے شکم کو دیکھا قانع اور زاہد ہوا اور جسنے زانو کو دیکھا راکع
ساجد ہوا اور جس نے پانونکو دیکھا شکاری ہوا اور جسنے قدم کے نیچے دیکھا بڑا چلنے والا ہوا اور جسنے
پرچھائین کو دیکھا سرودی ہوا اور جسنے ندیکھا یہودی و نصرانی و کافر و سرکش ہوا اور جاننا چاہیے
کہ حقتعالی نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر مقرر کیا قیام الف کے مانند اور رکوع حے کے مانند
اور سجدہ میم کے مانند اور نشست دال کے مانند اور خلق کو لفظ محمد کی صورت پر پیدا کیا سر میم
کی طرح گول اور دونو ہاتھ حے کے مانند اور شکم میم کے مانند اور دونون پانون دال کے مثال
اور کوئی کافر ان کی صورت پر جلایا نجائیگا بلکہ صورتین ان کی بدل دی جائینگین تمام ہوا پہلا باب مترجم
کہتا ہے کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سب کچھ پیدا ہوا تو
سگ و خوک و کافر بھی اسی سے ہوئے اور اس سے اسکا نجس ہونا لازم آتا ہے کہو نہین نور محمدی اصل
تمام اشیا کا ہے اور فروع کے آثار و احکام اصل پر جاری نہین ہوتے دیکھو مٹی سے سبزہ اور
دانہ پیدا ہوتا ہے اور سبزی اور دانہ سے جانور و نکا گوشت اور یہہ سب ملکر انسان کی غذا
ہوتی ہے اور وہ غذا مرد کی پشت پر پہنچکر نطفہ بنتی ہے اور عورت کے سینے پر پہنچکر دودہ
اور رگون پر پہنچکر خون اور مثانہ مین جاکر بول اور ہر جگہہ نیا حکم اور نیا اثر پیدا کرتی ہے
اور مٹی ان حکمون اور اثرون سے مبرا ہے اسیطرح سیاہی کہ دوات مین ہے سب حرفونکی
اصل ہے لیکن قرآن کے حروف جب اس سے بنتے ہین تب یہہ حکم پیدا کرتی ہے
کہ ناپاک آدمی اسکو نہ چھوے اور یزید اور شیطان کا نام جب اس سے لکھا جاتا ہے

تو قابل تعظیم نہین ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امی اسیواسطے کہتے ہین کہ سب اشیا
کی اصل ہین کیونکہ ام کا لفظ زبان عرب مین بمعنی اصل کے آتا ہے جیسے ام القریٰ مکہ کہ سب
گانون کا اصل ہے اور ام الکتاب سورہ فاتحہ کہ تمام قرآن بطرز اجمال اسمین مندرج ہے اور
اسیطرح ام الدماغ و ام الامراض وغیر ذالک

دوسرا باب آدم علیہ السلام کی پیدایش مین

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ملک ملک کی خاک سے
پیدا کیا سر کعبہ کی خاک سے اور سینہ دہنا کی خاک سے اور پشت و شکم ہند کی مٹی سے اور دونون ہاتھ پورب
کی مٹی سے اور دونون پانون پچھم کی مٹی سے اور ایک روایت مین ہے کہ سر بیت المقدس کی خاک سے
اور چہرہ ایک بہشت کی خاک سے اور دانت ہند کی خاک سے اور ہاتھ کعبہ کی خاک سے اور ہڈیان
پہاڑ کی خاک سے اور بعضے اعضا بابل کی خاک سے اور پشت عراق کی خاک سے اور دل فردوس کی
خاک سے اور زبان طایف کی خاک سے اور آنکھین حوض کوثر کی خاک سے اور سر جو بیت المقدس
کی خاک سے تھا اس سبب سے عقل و فہم و نطق کا مکان ہوا اور منہہ کہ بہشت کی خاک سے تھا محل زینت
ہوا اور آنکھین کہ جو حوض کوثر کی خاک سے تھین موضع ملاحت ہوئین اور دانت کہ ہند کی خاک سے
تھے جائے حلاوت ہوئے اور ہاتھ کہ کعبہ کی خاک سے تھے مقام سخاوت ہوئے اور پشت کہ عراق
کی خاک سے تھی قوت کی جگہہ ہوئی اور وہ بعضے اعضا کہ خاک بابل سے تھے موضع شہوت ہوئے اور استخوان
کہ پہاڑ کی خاک سے تھے مضبوطی اور کڑاپن کی جگہہ ہوئی اور دل کہ بہشت فردوس سے تھا معدن ایمان
و عرفان ہوا اور زبان کہ طایف سے تھی مکان شہادت کی یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ
کہنے کی ہوئی اور آدم کے بدن مین نو دروازے بنائے سات چہرے مین دو آنکھین دو کان دو
نتھنے ایک منہہ اور دو موضع مخصوص اور اسکو پانچ حواس دئے بصر و سمع و ذوق و شم و لمس
اور جب روح کو حکم دیا کہ اسکے منہہ مین یا دماغ مین داخل ہوئے روح دو سو برس تک اسکے گرد
پھری پھر آنکھون مین اتری اور جسم کو دیکھا تو مٹی پایا پھر جب کانون مین پہنچی فرشتون کی

پہنچ گئی پھر پانی مین اتر کر چھینکی اور پیشتر اس سے کہ چھینک سے فراغت پاوے حق تعالی نے
آپ سے الحمد للہ کہنا سکھادیا پھر جب آپنے الحمد للہ کہا تب خدا تعالی نے فرمایا یرحمک ربک
یا آدم پھر سینے مین اتر کر اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن اٹھنے نہ سکے اسی معنی مین حق تعالی نے
فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا پھر جب پیٹ مین پہنچی کھانے کی محتاج ہوئی پھر تمام بدن
مین پھیل گئی تب ساری مٹی خون و گوشت و رگ و پٹھے بن گئی پھر حق تعالی نے انہیں ناخن کا
لباس پہنادیا سر سے پانوں تک سفید شفاف چمکتا ہوا کہ ہر دن اسکا حسن بڑھتا تھا جب
انہنے گناہ کیا وہ خلعت اتار لی گئی اور ذرا سا نشان براے یادگاری انگلیوں مین چھوڑ دیا
گیا پھر جب اللہ تعالی آدم کو بنا سنوار چکا اور روح انکے بدن مین داخل ہو چکی نور محمدی انکے ماتھے
پر پہنچکر مانند ماہ دو ہفتہ کے چمکا پھر انہین بہشتی تخت پر بٹھلایا اور فرشتون نے کہا رنیکر سو
برس تک انکو آسمانون کے عجائبات دکھلائے پھر انکے واسطے مشک خالص سے ایک گھوڑا پیدا
کیا گیا جسکا نام میمونہ تھا اور موتی مونگے کے دو بازو رکھتا تھا سو آدم علیہ السلام اسپر سوار ہوئے
اور جبرئیل علیہ السلام نے انکے گھوڑے کی باگھ پکڑی اور میکائیل و اسرافیل داہنے بائین جلو مین
چلے اور آسمانون کا تماشا انکو دکھلایا اور وہ فرشتونکو سلام کرتے تھے اور کہتے تھے السلام
علیکم سو فرشتے کہتے تھے وعلیکم السلام پس حق تعالی نے فرمایا اے آدم تیری اور تیری ایماندار
اولاد کے درمیان قیامت تک یہی تحیت ہے تمام ہوا دوسرا باب مترجم کہتا ہے یہان سے
معلوم ہوا کہ جو اسوقت کے بہتیرے مسلمان بجائے السلام علیکم کے بندگی آداب مجرا وغیرہ
نئے انوکھے الفاظ کہتے ہین کہ جنہین شرع نے نہین بتایا سو ان کا کہنا اچھا نہین کیونکہ انمین اپنی
قدیمی سنت کا ترک کرنا اور نئی باتونکا اپنی طرف سے ایجاد کرنا لازم آتا ہے اور مشکوۃ
مین ہے کہ اسلام سے پیشتر لوگ آپسمین انعم اللہ بک عینا کہا کرتے تھے جب اسلام پھیلا اسکے
بجائے السلام علیکم مقرر ہوا اور وہ متروک ہوا اور ہند مین ایک اور یہ رسم ہے کہ اگر
اہل حرفہ وغیرہ جو چھوٹی امت کہلاتے ہین بڑے آدمیون سے السلام علیکم کہین تو وہ

[حاشیہ: یعنی آدمی بڑا جلد باز ہے ۱۲]

لوگ حد دھرجاتے ہون اور ان بیچارونکو ایذا پہنچاوین سو علاج اسکا یہہ ہی کہ چھوٹے لوگ بجاے السلام علیکم فقط سلام یا میان سلام یا سلام صاحب یا سلام جی کہین کیونکہ حذف کرنا علیکم کا روا ہی قال اللہ تعالی قالوا سلاما قال سلام

باب تیسرا فرشتونکی پیدایش مین

جاننا چاہیے کہ حق تعالی نے چار فرشتے بزرگ پیدا کئے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و ملک الموت یعنے عزرائیل علیہم السلام اور تدبیر عالم کی انکے سپرد کی پس جبرئیل علیہ السلام کو وحی کا کام سپرد کیا اور میکائیل علیہ السلام کو مینہہ برسانے اور رزق پہنچانے پر مقرر کیا اور عزرائیل کو روحون کا کام دیا اور اسرافیل ع کو صور پھونکنے کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ اسرافیل نے حق تعالی سے ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کی قوت مانگی سو حقتعالی نے عنایت کی اور ہواؤن کی قوت اور پہاڑون کی قوت اور جن و انسان کی قوت اور چوپایون کی قوت مانگی سو وہ بھی عنایت کی اور انکے سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین اور بہت منہہ اور بہت زبانین ان بالون مین چھپی ہین سو وہ ہر زبان سے دس لاکھ بولیون مین تسبیح کہتے ہین اور انکے ہر ایک سانس سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی سو وہ سب کے سب قیامت تک اللہ کی تسبیح کہتے ہین اور وہ مقربین ہین اور عرش کے اٹھانیوالے اور کرام الکاتبین اور سب اسرافیل ع کی صورت ہین اور ہر روز اسرافیل علیہ السلام تین بار جہنم کیطرف دیکھتے ہین اور بدن انکا دبلا کر کمان کے چلے کے موافق ہوجاتا ہے پھر بہت روتے ہین اور زاری کرتے ہین اگر حق تعالی انکے آنسوؤنکو نہ روکے تو ساری زمین آنسوؤن سے بھر جاوے اور نوح علیہ السلام کا سا طوفان ظاہر ہو اور اتنے لنبے چوڑے ہین کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی انکے سر پر ڈالین تو ایک قطرہ زمین پر نگرے اور میکائیل ع پانسو برس بعد اسرافیل ع کے پیدا ہوئے انکے سر سے پانون تک زعفرانی بال ہین اور زبرجد کے بازو ہین اور ہر بال مین دس لاکھ زبانین ہین اور دس لاکھ آنکھین سو ہر آنکھ سے روتے ہین تا حقتعالی مومنون پر رحمت کرے اور ہر زبان سے مغفرت مانگتے ہین اور ہر آنکھ سے ستر ہزار بوندین ٹپکتی ہین اور ہر بوند سے ایک فرشتہ میکائیل ع کی صورت

پیدا ہوتا ہے اور سب قیامت تک تسبیح کرتے ہین اور وہ میکائیل کے مددگار اور کروبی کہلاتے
ہین اور مینہہ پر اور سبزی پر اور پھلونپر اور رزق پر معین ہین کوئی بوند دریا مین اور کوئی
پھل درختون مین اور کوئی گھاس کا تنکا زمین پر نہین جسپر ایک موکل میکائیل کا نہو اور جبرئیل
پانسو برس بعد میکائیل کے پیدا ہوئے انکے ایکہزار چھہ سو بازو ہین اور سر سے پانونتک زعفران
سے بال ہین اور دونون آنکھونکے بیچ مین سورج اور ہر بال پر چاند اور تارے ہین ہر روز تین
سو ساٹھ دفعہ نور کے دریا مین پیٹھتے ہین اور جب نکلتے ہین تو انکے بازوؤن سے جتنے قطرے
گرتے ہین اُتنے ہی فرشتے جبرئیل کی صورت پیدا ہوتے ہین اور قیامت تک تسبیح کرتے ہین اور وہ
روحانی کہلاتے ہین اور ملک الموت کی صورت ہو بہو اسرافیل کی سی ہے **باب چوتھا موت**
کی پیدائش مین قولہ تعالی خلق الموت والحیوۃ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہے کہ حق تعالے نے موت کو ہزار ہزار پردےمین پیدا کیا آسمانون اور زمینون سے بڑا اور
ستر ہزار زنجیرون مین اُسے جکڑا ہر زنجیر اتنی لنبی کہ اگر ہزار برس چلے تو اسکا چھور ملے
اور فرشتے اُسکے پاس نجاتے تھے اور اسکا مکان نجانتے تھے لیکن اسکی آواز سنتے
تھے پر آدم کے وقت تک نجانتے تھے کہ وہ کون ہے بعد ازان حق تعالی نے ملک
الموت کو فرمایا کہ مین نے تجھکو موت پر مسلط کیا ملک الموت نے کہا کہ یارب موت کیا
چیز ہے تب حق تعالے نے پردے اُٹھاوئے اور ملک الموت نے موت کو دیکھا پھر حقتعالی نے فرشتون
سے فرمایا کہ سب کھڑے ہو اور موت کو دیکھو سو جب سب کھڑے ہوئے تب موت کو فرمایا کہ اپنے سب بازو دو
سے اڑے اور اپنی سب آنکھین کھولے پس جب موت اڑی سب فرشتے بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہزار
سال کے بعد ہوش مین آئے اور کہا یارب اس سے بڑا بھی کچھ تو نے پیدا کیا ہے فرمایا مین نے اسے
پیدا کیا ہے اور مین بزرگتر ہون اور سب خلق اسے چکھیگی پھر فرمایا اے عزرائیل مین نے تجھکو اسپر
مسلط کیا عزرائیل نے کہا یارب مین اسے کس بل بوتے سے پکڑون یہہ تو بہت ہی بڑی ہے حق تعالے
نے اُسے ایسا زور بخشا کہ اُسنے موتکو پکڑ لیا اور موت اسکے تابع ہو گئی اور کہنے لگی یارب مجھے

حکم دے تو ایکبار آسمان مین ندا کرون فرمایا اچھا ندا کر تب موت نے کڑک کر چنگھاڑا کہ مین وہ ہون کہ
ہر دوست کو جدا کرونگی اور جورو خصم مین جدائی ڈالونگی مین وہ ہون کہ باپ کو بیٹون سے الگ کرونگی
اور بھائیونکو بہنون سے بچھڑاؤنگی مین وہ ہون کہ بنی آدم کی قوتین گھٹادونگی اور سب کے بل بوتے
ڈھادونگی اور گھرون اور شہرونکو اجاڑدونگی مین وہ موت ہون کہ تمکو ہلاک کرونگی اگرچہ مضبوط
مضبوط برجونمین جاکر چھپو مین وہ ہون کہ کوئی مخلوق مجھسے جانبر نہوگی اور جب موت کسی پر اُترتی
ہی تو ایک صورت بنکر اسکے سامنے کھڑی ہوتی ہی تب جی بولتا ہی کہ تو کون ہی اور کیا چاہتا ہی کہتی ہی
مین موت ہون تجھے دنیا سے نکالونگی اور تیری اولاد کو یتیم کرونگی اور تیری بی بیون کو رانڈ
بناؤنگی اور تیرا مال تیرے وارثون کو دلواؤنگی جنہین تو زندگی مین بچاہتا تھا اور تونے
آجتک اپنے واسطے نیکی نہ کمائی سواب مین آپہنچی یہہ سنکر جی منہہ پھیر لیتا ہی تب موت دوسری طرف
اسکے سامنے جاکھڑی ہوتی ہی اور کہتی ہی تو مجھے نہین پہچانتا مین وہی ہون جسنے تیرے ماںباپ کی
جان قبض کی اور تو کھڑا دیکھتا تھا اب تجھے کہ لینے آئی ہون تا اولاد تیری دیکھے مین وہ موت ہون جسنے اگلے
بڑے بڑے گروہونکو ہلاک کیا پھر کہتی ہی بتا تونے دنیا کو کیسا پایا تب جی کہتا ہی کہ مینے اُسے مکار
وغدار وبیوفا پایا پھر حق تعالی دنیا کی صورت اسکے سامنے بھیجتا ہی وہ کہتی ہی اے گنہگار شرماتا نہین
تونے مجھ مین گناہ کیا اور آپکو نافرمانیون سے باز رکھا اور حرام وحلال مین فرق نہ کیا اور سمجھا کہ مین
دنیا سے جدا ہی نہونگا مومین تجھسے اور تیرے عمل سے بیزار ہون اور مال آکر کہتا ہی اے گنہگار
تونے مجھے ناحق طرح سے کمایا اور غریب غربا کو ندیا آخر آج مین دوسرے کے ہاتھ پڑا قولہ تعالے
یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ بعد ازان موت روحکو لے
لیتی ہی اگر مومن ہی تو سعادت کے ساتھ اور اگر منافق ہی تو شقاوت کے ساتھ

باب پانچوان اس ذکر مین کہ موت کسطرح روحکو لیتی ہی

کتاب نبوی مین مقاتل بن سلیمان مفسر سے منقول ہی کہ ملک الموت کا ایک تخت ہی ساتوین آسمان
مین نور سے بنا ہوا جسکے ستر ہزار پائے ہین اور ملک الموت کے چار بازو ہین اور ہر جاندار کے مقابل

اسکے بدن مین منہہ اور آنکھین اور ہاتھ ہین سو جو منہہ اسکا جس شخص کے مقابل ہی اسی منہہ سے اسکو
دیکھتا ہی اور اسی ہاتھ سے اسکی جان قبض کرتا ہی اور بعد قبض کرنیکے وہ منہہ اور ہاتھ ملک الموت
کے بدن سے جاتا رہتا ہی اور ایک پانون ملک الموت کا دوزخکے پل پر ہی اور دوسرا بہشت کے
تخت پر اور بدن اتنا بڑا ہی کہ اگر سارے دریاؤنکا پانی اسکے سر پر ڈالین تو ایک بوند زمین پر نہ
گرے اور کہتے ہین کہ تمام دنیا ملک الموت کے سامنے اسطرح ہی جیسے ایک خوان طرح طرحکے کھانون
سے بھرا ہوا کسیکے سامنے رکھا ہو کہ جو چیز چاہے اسمین سے کھالیوے اور کہتے ہین کہ جب سب خلق فنا
ہوجاویگی ملک الموت کے بدنکی تمام آنکھین بند ہوجاوینگی مگر آٹھ اسرافیل و میکائیل و جبرئیل و عزرائیل
اور چار عرش کے اٹھانیوالے اور کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حقتعالی نے عرش کے نیچے ایک
درخت پیدا کیا ہی اور جتنے افراد مخلوقات کے ہین اتنے ہی اسمین پتے ہین سو جب بندے کی تمام عمر ہوتی
ہی اور چالیس دن زندگی کے باقی رہجاتے ہین ایک پتا ٹوٹ کر عزرائیل کی گود مین آگرتا ہی
عزرائیل م کو خبر ہوجاتی ہی اور اس شخص کی جان قبض کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور جسدن سے
پتا گرتا ہی اسیدن سے وہ شخص آسمانپر مردہ مشہور ہوتا ہی اگرچہ دنیا مین چالیسدن تک زندہ رہتا ہے اور کہتے
ہین کہ جب کسیکی عمر تمام ہوتی ہی تب وہ فرشتہ جو اسکے دم پر موکل ہی ملک الموت سے کہتا ہی کہ فلانیکی سانسین
پوری ہوچکین اور جو اسکے رزق اور اعمال پر تعین ہی کہتا ہی کہ اسکی روزی اور اسکے سب کام تمام ہوے
اور حقتعالی نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہی جسکا نام ملک الارحام ہی اسکا یہہ کام ہی کہ نطفہ مین اسل
جگہہ کی مٹی ملا دیتا ہی جس جگہہ وہ شخص مریگا سو بندہ ہر جگہہ پھرا کرتا ہی اور آخر وہین جاکر
مرتا ہی جہان کی موت بدھی ہی قولہ تعالی قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ یعنے کہدے اے محمد کہ اے منافقو اگر تم اپنے گھرون مین ہوتے
اور چاہتے کہ ہمارے ساتھہ باہر نکلو تو باہر نکلتے تم مین سے وہ لوگ جن پر مارا جانا لکھا
تھا اپنے پڑاؤ پر یعنے جس جگہہ مین انکو مرنا لکھا تھا وہین آموجود ہوتے اور کہتے ہین کہ ملک
الموت علیہ السلام پہلے زمانہ مین ظاہر ہوتے تھے سو ایکدن حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور انکے

جو حضرت کے پاس بیٹھا تھا بھر نظر دیکھا جوان کانپ اُٹھا پھر جب ملک الموت چلے گئے جوان نے
کہا یا حضرت ہوا کو فرماوے کہ مجھے چین میں پہنچا دے حضرت نے ویسا ہی کیا ایک گھڑی بعد پھر ملک الموت
آئے تب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم اس جوان کو کس سبب دیکھتے تھے ملک الموت علیہ السلام
نے کہا مجھے حکم ہوا تھا کہ آج ہی چین میں اس شخص کی روح کو قبض کر سو میں اسکو تمھارے پاس بیٹھا
دیکھ کر تعجب کرتا تھا تب سلیمانؑ نے اسکا سارا حال کہہ سنایا ملک الموت نے کہا خوب اب میں جاتا
ہوں اسکی جان وہیں نکالونگا اور کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بہت اتباع و اعوان ہیں کہ روحوں کو قبض
کیا کرتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص ہمیشہ یہی ورد رکھتا تھا کہ یا خدا بخشدے مجھ کو اور اس فرشتے کو جو
سورج پر موکل ہے سو بعد مدت کے ایکدن اس فرشتے نے دعا کی کہ یا رب مجھے حکم ہو تو اس شخص کی ملاقات کو
جاؤں چنانچہ حکم ہوا اور فرشتہ اسکی ملاقات کو آیا اور کہنے لگا اے شخص تو میرے واسطے
بہت دعا مانگا کرتا ہے کہہ تیرا مقصد کیا ہے کہا میرا مقصد یہہ ہے کہ تو مجھ کو اپنے مکان پر لیجاوے
اور میں ملک الموت سے پوچھوں کہ میری زندگی کے کتنے دن باقی ہیں فرشتہ اُسے آسمان پر لے گیا اور اپنے
مکان پر بٹھلا کر آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا کہ ایک آدمی بہشتی میرے واسطے دعا مانگا کرتا ہے اسکی
حاجت اسکی یہہ ہے کہ اپنے مرنیکا دن معلوم کرکے آخرت کے واسطے کچھ ثواب جمع کرے
سو تم اس کی کتاب دیکھ کر اسکے مرنیکا حال بتادو ملک الموت نے کہا تیرا مصاحب جوان عظیم الشان ہے
نہ مریگا جبتک تیری جگہہ پر نہ بیٹھے سورج کے فرشتے نے کہا وہ تو آیا ہے اور میری جگہہ پر بیٹھا ہے ملک الموت
نے فرمایا جا اگر وہ تیری جگہہ پر بیٹھا ہوگا تو میرے ساتھیوں نے اسکی روح بھی قبض کر لی ہوگی اور خبر میں ہے
کہ چار پائے سب اللہ تعالی کے ذکر میں ہیں اور جب ذکر چھوڑ دیتے ہیں حق تعالی اُنکی جان قبض کر لیتا ہے
اور کہا ہے کہ حقیقت میں قابض ارواح کا حق تعالی ہے اور ملک الموت کی طرف اسطرح کی نسبت دیتے ہیں
جیسا کہ کہتے ہیں کہ زید نے عمر کو قتل کیا یا فلانی بیماری سے زید مر گیا قال اللہ تعالی اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا

چھٹا باب پیغمبروں کی روحوں کے حال میں

خبر میں ہے کہ جب ملک الموت اُن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے روح کہتی ہے میں تیری اطاعت

نہ کرونگی جبتک خدائے عز و جل کا حکم نہ پاونگی ملک الموت علیہ السلام کہتا ہے اُسی نے مجھے
حکم دیا ہے رُوح کہتی ہے جاؤ اسبات کی اثبات پر کچھ نشان و برہان لے آؤ جب مجھے میرے
اسد تعالیٰ نے پیدا کیا اور بدن میں داخل کیا تم اسوقت نتھے اب چاہتے ہو کہ مجھے لیجاؤ ملک
الموت یہہ سنکر اسد تعالیٰ کیطرف پھر جاتا ہے تب اسد تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندیکی روح
سچ کہتی ہے اے ملک الموت بہشت مین جا اور ایک ۸۹ سیب یا انگور وہان سے لیکر اُسے دکھلا ملک
الموت بہشت مین جاتا ہے اور میوہ لاتا ہے جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہے سو وہی روحکو دکھا دیتا ہے تب روح

ساتوان باب مومنونکی روحونکے بیان مین

خبر مین ہے کہ جب مسلمان کی عمر اخیر ہو چکتی ہے ملک الموت اسکے منہہ کیطرف سے روح قبض کرنے
آتا ہے تب ذکر الہی کہتا ہے کہ ادھر سے مقین راہ نہین کیونکہ اسس منہہ سے خدائے عز و جل کا نام
لیا جاتا تھا تب ہاتھون کی طرف سے آتا ہے ہاتھ کہتے ہین کہ ادھر سے بھی رستہ نملیگا کیونکہ ان ہاتھون
سے اُسنے صدقہ دیا ہے اور یتیم کا سر سہلایا ہے اور علم لکھا ہے اور کافرونپر تلوار چلائی ہے تب پانونکی
طرف سے آتا ہے پانوٗن کہتے ہین ادہر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان پانوٗن سے وہ جماعت
کو گیا ہے اور عیدونکی نماز کو گیا ہے اور عالمون کی مجلس کو گیا ہے تب کانونکی طرف سے آتا ہے کان
کہتے ہین ادھر سے بھی تم نہ آنے پاؤگے کیونکہ ان کانون سے اُسنے اسد تعالیٰ کی باتین اور قرآن شریف
سنا ہے تب آنکھون کی طرف سے آتا ہے آنکھین کہتی ہین ادھر سے بھی تمھارا گذر ممکن نہین کیونکہ
اسنے ان آنکھونسے قرآن دیکھے ہین اور عالمونکے چہرے پر نظر کی ہے تب ملک الموت اسد تعالیٰ کی طرف
پھر جاتا ہے تب اسد تعالیٰ فرماتا ہے اپنی ہتھیلی پر میرا نام لکھکر اسکی روح کو دکھا ملک الموت
یہی کرتا ہے تب وہ نکل آتی ہے اور اس نام کی اُنس سے جان کنی کی سختی نہین ہوتی ہے اور خبر مین ہے
کہ جب بندہ نزاع مین ہوتا ہے آواز آتی ہے کہ اِسے چھوڑ دو ذرا آرام لے لیوے اور جب روح سینے
پر پہنچتی ہے آواز آتی ہے کہ اِسے چھوڑ دو آرام لیلیوے اسیطرح سے اور اعضا مین یہانتک کہ جب
حلق پر پہنچتی ہے آواز آتی ہے کہ چھوڑ دو تا سب اعضا آپسمین رخصت ہولین تب آنکھ آنکھ کو

وداع کرتی ہی اور کہتی ہی السلام علیک الی یوم القیامہ اسیطرح کان اور ہاتھ اور پانون
سب ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین اور ہاتھ بحس وحرکت رہ جاتے ہین اور آنکھین بے نظر
اور کان بیسماعت لیکن یہہ سب سہل ہی اگر زبانپر ایمان اور دلمین معرفت باقی رہے اگر نعوذ
باللہ تعالی اسمین فرق آیا تو کہین ٹھکانا نہین فقیہون نے کہا ہی کہ نزع کیوقت اکثر ایمان سلب

آٹھوان باب فریب شیطان کے بیانمین

خبرمین ہی کہ جان نکلنے کیوقت شیطان آتا ہی اور بائین طرف بیٹھ کر کہتا ہی کہ اس دین کو چھوڑ
اور کہہ دو خدا ہین تو تجھے نجات ملے امام حجۃ الاسلام دقایق الاخبار کے مولف فرماتے ہین کہ جب
ایسا معاملہ ہوا تو بڑا خطر ہی سواے دوستو ہمیشہ گریہ وزاری مین رہو اور شب بیداریان کرو اور نمازین
پڑھو اور خواب غفلت سے بیدار رہو اور دنیا سے بیزار تا نجات پاؤ امام اعظم نعمان ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کوفی رح سے پوچھا کہ کون گناہ ہی جسمین ایمان جاتے رہنے کا زیادہ خوف ہے فرمایا ایمان کا
شکر نہ کرنا اور خوف خاتمہ کا چھوڑ دینا اور خلق پر ظلم کرنا سو جسمین یہہ تینون خصلتین ہون
غالب یہہ ہے کہ دنیا سے بے ایمان جاوے اور کہتے ہین کہ موت کے وقت بہت ہی پیاس لگتی ہی اور کلیجا
جلنے لگتا ہی اور بیمار پیاس کے مارے تلملاتا ہی سو شیطان پانی کا بھرا ہوا پیالہ لیکر اسکے سرہانے
کھڑا ہوتا ہی اور وہ نہین جانتا کہ یہہ شیطان ہے سو جب پانی مانگتا ہی شیطان کہتا ہی کہہ عالم کا
کوئی صانع نہین تو مین دون سو جسکی شامت آتی ہی کہہ دیتا ہی اور جسکے نصیب اچھے ہین نہین کہتا
چنانچہ منقول ہی کہ ابو زکریا زاہد جب مرنے لگا اسکے دوستون نے کہا کلمہ پڑھ دو بار اسنے منہہ پھیرلیا
تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا تب سبکو نہایت غم ہوا ایک گھڑی کے بعد ابو زکریا کو ہوش
آگیا آنکھین کھولدین اور لوگون سے پوچھا تم مجھسے کچھ کہتے تھے انھون نے کہا ہان ہم کہتے تھے
کہ کلمہ کہو سو تم نے دو دفعہ منہہ پھیرلیا تیسرے دفعہ کہا مین نہین کہتا ابو زکریا بولا کہ تھا یہہ
شیطان میرے پاس پانی کا قدح لیکر آیا تھا اور کہتا تھا کہ کہہ لا الہ سو مین منہہ پھیرلیتا تھا آخر
مین نے تیسرے بار جھنجھلا کر کہا کہ مین نہین کہتا تب وہ پیالہ پھینک کر اٹھ بھاگا سو اب مین کہتا ہون

اور ایسی شفقت کرونگا کہ ماں باپ بیٹے پر نہ کریں

دسواں باب زمین و قبر کی آوازیں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زمین ہر دن یہ باتیں کہتی ہے اے فرزند آدم تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا ہے میرے اندر ملنے ڈولنے نہ پاویگا میری پیٹھ پر حرام کھاتا ہے میرے اندر تجھے کیڑے مکوڑے کھائینگے میری پیٹھ پر گناہ کرتا ہے میرے اندر عذاب پاویگا میری پیٹھ پر ہنستا ہے میرے اندر روئیگا میری پیٹھ پر خوشی کرتا ہے میرے اندر غمگین ہوگا میری پیٹھ پر حرام کھا کر موٹا بنتا ہے میرے اندر گل جائیگا میری پیٹھ پر اکڑتا پھرتا ہے میرے اندر ذلیل ہوگا میری پیٹھ پر خوش خوش چلتا ہے میرے اندر غمناک پڑا رہیگا میری پیٹھ پر زمین چلتا ہے میرے اندر اندھیرے میں پڑیگا میری پیٹھ پر جماعت کے ساتھ چلتا ہے میرے اندر اکیلا پڑیگا اور خبر میں ہے کہ قبر ہر روز تین بار کہتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں میں اندھیری ہوں مجھ میں کیڑے ہیں میرے واسطے کیا تیار کیا ہے میں تنہائی کا گھر ہوں سو قرآن کی تلاوت کو اپنا مونس بناؤ میں نہایت تاریک ہوں نماز شب پڑھکر مجھے روشن کرو مجھ میں خاک ڈھول کے سوا کچھ بچھونا نہیں سو نیک عملوں کا بچھونا تیار کر مجھ میں سانپ بھرے ہیں سو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور آنسوؤں کو زہر مہرہ بناؤ میں وہ گھر ہوں کہ جسمیں منکر و نکیر سوال کرینگے سو میری پیٹھ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بہت پڑھا کر مترجم کہتا ہے اس معنی میں آگے میں نے چند اشعار کہے تھے دو انمیں سے یہ ہیں

قَدْ تَقُوْلُ الْاَرْضُ اِنِّیْ مُظْلِمَۃٌ　نَوِّرُوْنِیْ مِنْ قُلُوْبٍ کَالشُّمُوْعِ
اُخْفِیَتْ فِی الْاَفَاعِی اللَّا　ذِعَۃِ فَاجْعَلُوا التِّرْیَاقَ اِهْرَاقَ الدُّمُوْعِ

گیارہواں باب میت کی سختی کے بیان میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں گھر میں بیٹھی تھی ناگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے ارادہ کیا آپکی تعظیم کو اٹھوں جسطرح میری عادت تھی آپنے فرمایا بیٹھی رہو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے زانو پر سر رکھکر سو گئے میں بوڑھے بال آپکی ریش مبارک میں ڈھونڈھنے لگی انتیس ۲۹ بال سفید نظر آئے میں نے فکر کی کہ اب

رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے انتقال فرماوینگے اور امت بے نبی ہو جاویگی اس خیال سے
میرے آنسو بہنے لگے یہانتک کہ چند قطرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک
پر گرے آپ چونک اُٹھے مین نے کہا قربان جاؤن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون حال
مردے پر بہت سخت ہی آپ نے فرمایا سختی مردہ پر اسوقت ہوتی ہی جب اسکو گھر سے نکالتے ہین
اور اسکے اقربا اُسپر روتے ہین اور زیادہ تر رنج اسکو اُسوقت ہوتا ہی جب اسکو قبر مین رکھکر مٹی ڈالتے
ہین اور دوست آشنا تنہا چھوڑکر چلے آتے ہین اور فرمایا کہ اس سے زیادہ رنج اُسوقت ہوتا ہے
جب مردہ شوا انگشتری اور کپڑے اتارتا ہی سو اُسوقت روح چلاتی ہی اس آواز سے کہ سوا
جن اور آدمی کے سب خلق سنتی ہی اور کہتی ہی ای غسل دینے والے تجھے قسم ہی اللہ کی میرے کپڑے
آہستہ آہستہ اتار کیونکہ مین ابھی موت کے چنگل سے چھوٹی ہون اور جب پانی اسپر ڈالتے ہین
کہتی ہی ای غسل دینے والے بہت گرم پانی نڈال نہ بہت ٹھنڈا ڈال کیونکہ میرا بدن جان نکلے
نکلنے سے گھایل ہو گیا ہی اور جب نہلانے لگتے ہین کہتی ہی ای غسل دینے والے میرا بدن زور سے
نہ مل کیونکہ وہ زخمی ہو رہا ہی اور جب نہلا چکتے ہین اور کفن پہنا کر پاؤن کیطرف سے اسمین
گرہ دیتے ہین تب کہتی ہی تجھے قسم ہی خدا کی ای غسل دینے والے میرے سر کا کفن نہ باندہ تو میرے
دوست آشنا بھائی بند سب میرا منہہ دیکھ لین کیونکہ یہہ آخری دیدار ہی آج مین جدا ہوتا ہون
پھر تا قیامت اُنکے پاس نہ آنے پاؤنگا اور جب مردے کو گھر سے نکال لیتے ہین روح کہتی
ہی کہ ای میرے لوگو تم کو خدا کی قسم ہی جلدی نہ کرو مجھے اپنے گھر بار جورو لڑکون سے رخصت
ہو لینے دو ای میرے لوگو مین نے اپنی عورت کو بیوہ چھوڑا ہی تم اُسے ایذا نہ دینا مین نے اپنی اولاد
کو یتیم چھوڑا ہی تم انکو دق نہ کرنا مین اب گھر سے نکلتا ہون اور کبھی نہین آنے کا اور جب جنازہ
اٹھاتے ہین کہتی ہی ای میرے لوگو قسم ہی خدا کی شتابی نہ کرو مجھے اپنے لڑکے بالونکی اور خویش
قریبیون کی آواز سُن لینے دو کیونکہ آج مین جدا ہوتا ہون اور تا قیامت جدا رہونگا اور جب
جنازہ لے چلتے ہین کہتی ہی ای میرے دوستو ای میرے بھائیو ای میرے لڑکو بالو دنیا کے فریب مین نہ آؤ

جیسا مین ہوگیا دنیا مین عیش و عشرت مین الجھا رہے جیسا مجھہ کو الجھا رکھا دیکھو جو مال و متاع مین نے جمع کیا سب وارثونکے بنیک لگا اور انھون نے رتی بھر بھی میرا گناہ نہ اٹھایا اور جب نماز جنازہ کی پڑھکر بعضے دوست آشنا اسکے پھرنے لگتے ہین کہتی ہی ای میرے بھائیو مردہ آخر بھول ہی جاتا ہی لیکن ابھی سے نہ بھولو اور دفن سے پیشتر ہی نہ چلے جاؤ ای دوستو مین تمکو برا معلوم ہوتا ہون لیکن اس ساعت تو مجھپر مہر کرو مین نے بہت سامان جمع کیا اور تم سبھونکے واسطے چھوڑا سو مجھہ کو خیرات کے ثواب سے محروم نہ رکھو اور مین نے تمکو علم و قرآن سکھایا مجھے دعا سے نصیب نہ چھوڑو ابن قلابہ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے فرمایا کہ مین نے ایک مقبرہ دیکھا کہ اسکی سب قبرین شق ہوگئین ہین اور مردے نکل آئے ہین اور بیٹھے ہین اور ہر ایک کے سامنے ایک ایک نور کا طبق دھرا ہی مگر ایک شخص کہ ہیرے پڑوسیو مین سے تھا سو وہ اندھیرے مین بیٹھا تھا اسکے سامنے نور نتھا سو مین نے اوسے پوچھا کہ تیرے پاس کس سبب سے نور نہین کہا ان سب لوگونکے لڑکے بالے دوست آشنا انکے لئے دعا کیا کرتے ہین اور صدقے دیا کرتے ہین اس سبب سے انکو نور ملتا ہی اور میرا بیٹا فاسق ہی نہ میرے لئے دعا کرتا ہی نہ صدقہ دیتا ہی اس سبب سے مین اندھیرے رہتا ہون اور ہمجنسونسے خجل ہون ابن قلابہ فرماتے ہین کہ یہہ دیکھہ کر مین جاگا تب مین نے اس شخص کے بیٹے کو بلایا اور جو کچھہ دیکھا تھا کہہ سنایا اوسنے کہا مین تمھارے سامنے فسق و فجور سے توبہ کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ اپنے باپ کے واسطے دعا کرتا رہونگا اور صدقے دونگا ابن قلابہ کہتے ہین کہ پھر ایک مدت بعد مین نے اسی مقبرے کو اسیطرح خواب مین دیکھا اور اس شخص کے آگے ایسا نور دیکھا کہ آفتاب سے زیادہ روشن تھا اور اوسنے مجھے دیکھکر کہا جزاک اللہ خیرا ای ابن قلابہ تیرے سبب سے مین ظلمت و ندامت و عقوبت سے چھوٹا اور خبر مین ہی کہ شہر اسکندریہ مین ملک الموت ایک شخص پر ظاہر ہوا اوسنے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون وہ شخص کانپنے لگا ملک الموت نے کہا کیون کانپتا ہی کیا دوزخ سے ڈرتا ہی کہا ہان ملک الموت نے کہا کہہ تو مین ایسا کچھہ لکھدون جس سے تجھے نجات ملے کہا اچھا لکھدیجئے ملک الموت نے ایک صحیفہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا اور کہا یہہ بچاؤ ہی دوزخ سے مترجم کہتا ہی کہ موت سے انسانکو کچھہ نقصان نہین پہنچتا کیونکہ روحکو فنا نہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انما خلقتم للابد یعنے تم ہمیشہ کیلئے

پیدا کئے گئے ہو جسطرح بعضے عضو کے کٹ جانیسے روحکو نقصان نہین ہوتا اسیطرح خیال کیا چاہیے
کہ سب اعضا کے بیکار ہونیسے بھی نقصان نہین ہوتا پھر موت سے ڈرنا لاحاصل ہے ہان بد کامونسے
پرہیز کرنا ضرور ہے کیونکہ مرنیکے بعد اُنھین کے سبب رنج ہوتا ہے اور سزا پہنچتی ہے و لیکن جو شخص کہ
عابد و متقی اور ایماندار ہے اسکو موت سے بہت فایدہ ہے کیونکہ اعمال شاقہ کی رنج و کشاکش سے
رہائی پاتا ہے اور محنت کی اجرت اُسے ملتی ہے اور کہا ہے کہ مرنا پل ہے کہ دوست کو دوست تک پہنچاتا
ہے سبع سنابل مین ہے کہ ایک ولی جانکنی کیوقت ہنستا تھا خوش تھا کسی نے کہا عجب مرنا اور ہنسنا
کہا **نظم** ماہ رو پردہ جب اٹھاتے ہین عاشق اسطرح جیسے جاتے ہین اور مولوی رومی قدس سرہ
نے فرمایا ہے **مثنوی** آن جہان در راہش ار پیدا شدے کم کسی یک لحظہ اینجا بدے چون
قیامت روز عرض اکبرست عرض او خواہد کہ بازیب و فرست ہر کہ چون ہندوی بدسودائی است
روز عرضش نوبت رسوائی است یوم تبیض وجوہ تسود وجوہ ترک ہندو شہرہ گردد زان گروہ
ہر چہ پنہان باشدت پیدا شود ہر کسی خاین بود رسوا شود سچ ہے جو خیانت کرے محاسبہ سے
ڈرے اور جسکا معاملہ ٹھیک ہے اُسے حساب سے کیا باک ہے دنیا مین کفار چاہتے ہین کہ ہزار برس
جئین يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ و لیکن وہان کہینگے کہ کاش ہم جلد مرتے تو بہتر ہے گناہونسے بچتے
مثنوی ہر کہ پیر دخو د تمنا باشدش کہ بدی زین بیش نقل مقصدش گر بود بد تا بدی کمتر بدی
در نفس تا خانہ زود تر آمدی ہیچ مردہ نیست پر حسرت ز مرگ حسرتش آنست کم بودہ برگ
اور ایک مرنا یہہ ہے کہ آپکو اور سارے عالم کو فانی سمجھے اور حقتعالی کو باقی اور یہانتک اسی خیال مین ڈوب
جاوے کہ سوائے حق تعالی کے اُسے کچھ نظر نہ آوے مولوی فرماتے ہین **مثنوی** ابر ما را شد
عدو خصم جان کہ کند ما را ز چشم من نہان بود من ابرست و پردہ ست و کثیف ز انعکاس لطف
حق گردد ضعیف ہر کنم بود و خود یرامن زراہ تا ببینم حسن مہ را ہم ز ماہ آزمودم مرگ من در
زندگیست چون رہم زین زندگی پایندگیست از جمادی مردم و نامی شدم وز نما مردم بحیوانی زدم
مردم از حیوانی و آدم شدم پس چہ ترسم کی ز مردن کم شدم حملہ دیگر بمیرم از بشر بس آرم از ملایک سر بدر از ملک

ہم با یدم جستن بہو کل شی ہالک الا وجہہ بار دیگر از ملک پران شوم آنچہ در وہم نیاید آن شوم

پس عدم گردم عدم چون ارغنون گویدم انا الیہ راجعون

بارہوان باب ماتم اور نوحے کے بیان مین

خبر مین ہے کہ جو مصیبت مین کپڑے پھاڑتا ہے یا چھاتی پیٹتا ہے گویا نیزہ لے کر اپنے خدا سے لڑتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو مصیبت مین دروازہ سیاہ کرے یا کالے کپڑے پہنے یا کپڑے پھاڑ ڈالے یا گھر اجاڑ ڈالے یا درخت توڑ ڈالے تو جتنے اسکے تن بال مین اتنے ہی گھر دوزخمین اسکیواسطے بنائے جائینگے اور گویا وہ ستر پیغمبرونکے خونمین شریک ہوا اور اس کا روزہ اور نماز قبول نہو گا جبتک وہ ماتم کا نشان باقی رہیگا اور اسکی گور تنگ کیجائیگی اور اس سے حساب کڑا لیا جائیگا اور جتنے فرشتے آسمان و زمین مین ہین سب اسپر لعنت بھیجینگے اور ہزار گناہ اسکے نام لکھے جائینگے اور قیامت مین قبر سے ننگا اٹھیگا اور جو مصیبت مین کپڑے پھاڑیگا اللہ تعالی اسکا دین پرزے پرزے کردیگا اور جو منہہ پر طمانچے ماریگا یا منہہ نوچ ڈالیگا حق تعالی اُسے اپنے وجہہ کریم کے دیدار سے محروم کریگا اور حدیث مین ہے کہ لوگ جو مصیبت مین روتے پیٹتے چلاتے ہین ملک الموت دروازے پر اگر کہتا ہے کہ یہہ چلانا کیسا ہے اسقدر غضب و غصہ تم کسپر کرتے ہو اگر مجھپر خفا ہو تو بیجا ہے کہ مین تابعدار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون مین نے تمہاری عمر سے ایک ساعت بھی کم نہ کی اور تمہارے رزق سے ایک دانہ بھی نہ گھٹایا اور مین کسی پر ظلم نہین کرتا اور اگر اللہ تعالے کی قضا و حکم سے ناراض ہو تو کافر ہوئے اور قسم ہے خدائے عزوجل کی مین تمہارے پاس پھر آونگا اور پھر اونگا اور پھر اونگا تا قیامت فقیہ ابو اللیث نے کہا ہے کہ نوحہ کرنا یعنے بین کی باتین بنانا اور چلا کر رونا پیٹنا حرام ہے اور صرف آنسوؤن سے رونا منع نہین ولیکن صبر افضل ہے قولہ تعالے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنے یہی بات ہے کہ صبر کرنیوالے اپنا اجر بیشمار بھرپاوینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور جو اسکے آس پاس ہو اور جو نوحہ سنے سب پر خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی لعنت ہے اور جب علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے انتقال فرمایا

اُن کی بی بی سال بھر تک اُن کی قبر پر بیٹھی رہین اور سال کے بعد جب خیمہ اکھاڑا آواز آئی کہ
جسکے لئے تم بیٹھی تھین وہ ملا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم سے منقول ہی کہ جب
آپکے بیٹے ابراہیم نے انتقال فرمایا آپ کی آنکھین بھر آئین عبد الرحمن بن عوف رضی نے کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپنے رونا منع نہین کیا فرمایا مین نے دو بُرے آوازون سے منع کیا ہی نوحہ کے
آواز اور راگ کی آواز اور منہہ نوچنا اور گریبان چاک کرنا و لیکن یہہ آنسو رحمت ہین کہ اللہ تعالی
رحمونکے دلمین ڈالتا ہی پھر فرمایا کہ دل غمناک ہوتا ہی اور آنکھین بھر آتی ہین تیری جدائی
مین اے ابراہیم مترجم کہتا ہی کہ مسلمانونکو مصیبت مین چاہیئے کہ صبر اختیار کرین اور گلے شکوے کی
بات زبان سے نہ نکالین کیونکہ اسمین بہت ہی سخت گناہ ہی بلکہ بے صبری کا انجام کفر ہی اور
ان ہمونپر ہندستانکی عورتین بہت ہی دلیر ہین انکے مردونکو چاہیئے کہ ان حرکتون سے انھین باز
رکھین بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ نہین ہی ہم مین سے یعنے
اسلام سے خارج ہی وہ جسنے پیٹا منہہ اور پھاڑا گریبان اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر کی رسم کو اور عمران بن
حصین اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کہا ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ
پر وارد ہوئے کہ لوگون نے بسبب ماتم کے چادرین اُتار کر پھینک دین تھین فقط پیرہن پہنے ہوئے
چلے جاتے تھے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا جاہلونکی سی باتین کرتے ہو
تحقیق مین نے ارادہ کیا کہ تمھین بد دعا دون کہ تمھاری صورتین بدل جائین یعنے ریچھ بندر
بنجاو جب ان لوگون نے یہہ سنا اپنی چادرین اٹھا لین اور پھر یہہ حرکت نہ کی سو یہہ حرکتین
کسیکی مصیبت مین نہین درست اگرچہ نبی و ولی کی مصیبت ہو ہان بے اختیار یکے رونے پر گرفت نہین اگرچہ
روتے روتے یعقوب کیطرح آنکھین سفید ہو جاوین کیونکہ جس باتمین کسیطرح آدمی کا بس نہین چلتا اللہ
تعالی مواخذہ نہین کرتا قولہ تعالی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

باب تیرہوان صبر کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حق تعالی نے پہلے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا تھا یہہ
تھا کہ مین ہی اللہ ہون میرے سوا کوئی عبادت کے لایق نہین اور محمدؐ میرا بندہ اور رسول ہے اور
میری سب خلق سے بہتر ہے جو میرے حکم پر گردن جھکاوے اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کرے اور میری
نعمتون پر شکر کرے مین اُسے صدیق لکھونگا اور صدیقون کے ساتھ اُسے قیامت مین اُٹھاؤن گا
اور جو میرے حکم پر گردن نجھکاوے اور میری بلا پر صبر نہ کرے اور میری نعمتون پر شکر نکرے وہ میرے
آسمانکے تلے سے نکلجاوے اور میرے سوا دوسرا خدا ڈھونڈھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا
کہ صبر تین ہین ایک طاعت وعبادت پر صبر کرنا یعنے عبادت پر مداومت کرنا اور ریاضت سے
اُکتا نجانا دوسرا گناہ پر صبر کرنا یعنے اپنے عضوونکو گناہ ہونسے باز رکھنا اور دلکو بری خواہشونسے
روکنا تیسرا مصیبت پر صبر کرنا سو جو کوئی طاعت پر صبر کرے گا حق تعالی اسکو قیامت کے
دن سو درجے بہشت مین عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمانکے
درمیان ہے اور جو گناہ پر صبر کریگا حقتعالی اسکو نو سو درجے عطا کریگا کہ ہر ایک درجے کے
درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا عرش و تحت الثری کے درمیان ہے اور جو مصیبت پر صبر کریگا
حق تعالی اسکو اسیطرح کے ایکہزار نوسو درجے عطا کرے گا

چودہوان باب روح نکلنے کے بیان مین

خبر مین ہے کہ نزع کیوقت بندیکی زبان بند ہوجاتی ہے چار فرشتے اُسکے پاس آتے ہین پہلا
کہتا ہے السلام علیک مین تیرے رزق پر موکل ہون سو مین نے پورب پچھم سب ڈھونڈھ مارا
کہین تیرے رزق کا ایک دانہ نپایا اب تیری موت کا وقت آپہنچا اور دوسرا کہتا ہے السلام
علیک مین تیرے پانی پر موکل ہون سو پورب پچھم سب مین نے چھان مارا کہین کوئی چیز تیرے
پینے کی نپائی اب تیرے موت کی ساعت آپہنچی اور تیسرا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے سانسون پر
موکل ہون سو مین نے پورب پچھم سب ڈھونڈھا کوئی ایسی جگہہ نملی جہان تو ایکدم لے اور
چوتھا کہتا ہے السلام علیک مین تیرے وقتون اور کامون پر موکل ہون سو پورب پچھم سب مینے ڈھونڈھا

کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں تو کوئی کام کرے پھر کراماً کاتبین آتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیک
ہم تیرا حال لکھنے پر موکل ہیں اور ایک سیاہ کاغذ نکالتے ہیں اور کہتے ہیں اسے دیکھ اسوقت بیمار
کو عرق آجاتا ہے اور اسکے پڑھنے کے خوف سے داہنے بائیں دیکھنے لگتا ہے پھر موت کا فرشتہ آتا ہے
داہنے پر رحمت کے فرشتے اور بائیں پر عذاب کے فرشتے ساتھ لئے ہوئے سو بعضوں کی جان سختی
سے کھینچی جاتی ہے اور بعضونکی نشاط و آسانی سے اور جب حلقوم پر پہنچتی ہے ملک الموت اسکے لیتا ہے
اگر نیکبخت ہے تو رحمت کے فرشتونکو حوالہ کردیتا ہے اور اگر بدبخت ہے تو عذاب کے فرشتونکو پھر فرشتے
روحکو لیکر اوپر جاتے ہیں اگر نیکبخت ہے تو حکم ہوتا ہے کہ اسکے بدنکی طرف پھیر لیجاؤ کہ اپنے بدنکا
حال دیکھے فرشتے اُسے لے آتے ہیں اور گھر کے درمیان رکھدیتے ہیں وہ سب حال دیکھتی ہے کہ
فلانا روتا ہے اور فلانا نہیں روتا لیکن بول نہیں سکتی پھر قبر تک جنازہ کے پیچھے جاتی ہے پھر جب
لاش کو دفنا چکتے ہیں اور سوال کا وقت آتا ہے تو بعضوں نے کہا ہے کہ روحکو جواب دینے
کے واسطے بدن میں داخل کرتے ہیں جسطرح زندگی میں تھی اور بٹھلا کر سوال کرتے ہیں اور بعضوں
نے کہا ہے سوال صرف روح سے ہے بدن سے نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ فقط سینہ تک روح
داخل ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے روحکو کفن اور بدن کے درمیان رکھتے ہیں غرض کہ سوال
ضرور ہوتا ہے جسطرح ہوئے سو سوال کا اور عذاب قبر کا ایمان لانا ضرور چاہئے اور اسکی کیفیت
دریافت کرنیمیں مشغول نہو کہ حقتعالے سب چیزونپر قادر ہے فقیہ ابو اللیث نے کہا ہے کہ جو کوئی عذاب قبر سے
نجات چاہے اسے چاہئے کہ چار چیزیں ہمیشہ کرتا رہے اور چار چیزوں سے باز رہے کرنیکی چار چیزیں یہہ ہیں نماز کی
محافظت کرنا کہ ترک نہونے پائے اور صدقہ دینا اور قرآن پڑھنا اور سبحان اللہ بہت کہنا کہ ان
چیزوں سے قبر روشن ہوتی ہے اور کشادہ کیجاتی ہے اور باز رہنے کی چار چیزیں یہہ ہیں جھوٹ بولنا چھوڑدے
اور خیانت و دغابازی چھوڑدے اور لتراپن چھوڑدے اور پیشاب سے پاک و صاف رہے رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا ہے پیشاب سے پاک صاف رہو کہ اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہے بعد ازاں منکر و نکیر
دیکھکر اپنے چنگلونسے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اور اسکو بٹھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کون تیرا رب

ہی اور کون پیغمبر اور کیا دین ہے اگر نیکبخت ہوا تو کہتا ہی رب میرا اللہ تعالی ہے اور نبی میرا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اور دین میرا اسلام تب کہتے ہین سو جسطرح دولہا سوتا ہی اور ایک کھڑکی
سی کھولدیتے ہین جس سے وہ اپنا مقام بہشت مین دیکھ لیتا ہی پھر دونون فرشتے روح سمیت
اوپر جاتے ہین اور روحکو قندیلون مین رکھتے ہین جو عرش کے نیچے لٹکتی ہین اور ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہے مین جس بندہ پر
رحمت و مغفرت کیا چاہتا ہون اسکو بدنکی بیماری مین مبتلا کرتا ہون یا مفلسی مین یا غم مین
پھر اگر اسپر بھی کچھ گناہ اسکے باقی رہگئے تو نزع کیوقت اسپر سختی کرتا ہون یہانتک کہ وہ پاک
صاف مجھسے ملاقات کرتا ہی اور جسے مین چاہتا ہون کہ نہ بخشون اُسے بہت ہی شادمانی و
کامرانی عنایت کرتا ہون اور بہت سی روزی دیتا ہون یہانتک کہ جتنی اسنے نیکیاں کی ہون ان سب
کے عوض اسکو نعمت پہنچ جاے پھر اگر اسپر بھی کوئی نیکی باقی رہگئی تو موت اسکی آسان کردیتا ہون
پس وہ آتا ہی میرے پاس تہیدست نیکیون سے اور اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہی کہ فرمایا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس مومن کے ایک
کانٹا گڑتا ہی اسکے عوض حق تعالی اسکو ایک نیکی دیتا ہی اور ایک گناہ اسکا مٹا دیتا ہے
اور کہا کہ جس بدنکو بیماری نہ پہنچے اسمین خیر نہین اور حدیث مین ہی کہ مومن جب مرنے لگتا ہی
آسمانسے فرشتے اترتے ہین سفید رو جنکے چہرے آفتاب سے ہوتے ہین اور بہشت سے کفن
اور خوشبو لئے آتے ہین پھر ملک الموت اسکے سرہانے آکر کہتا ہی نکل اے نفس مطمئنہ اور خدا
کی رحمت اور مغفرت کی طرف چل سو روح نکل آتی ہی اور وہ اسے آسمان کی طرف لیجاتے ہین
اور ساتون آسمانونکے دروازے کھل جاتے ہین اور سب اسکو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارتے
ہین پھر اسکا نام علیین مین لکھا جاتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ اسے زمین کیطرف لیجاو مِنْهَا
خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ پھر اسکی روحکو بدن مین داخل کرتے ہین
اور منکر و نکیر آکر اس سے سوال کرتے ہین اور جواب باصواب پاتے ہین تب آواز آتی ہی کہ میرے بندے

نے سچ کہا ہی اسکے واسطے بہشتی فرش بچھاؤ اور اسے بہشتی لباس پہناؤ اور بہشت کا دروازہ
کھولدو تا ہوا و خوشبو اُسے پہنچے اور جہانتک اُسکی نظر پہنچے قبر کو کشادہ کردو جب فرشتے یہہ
کام کر چکتے ہین ایک شخص خوشبو مین معطر بہت ہی اچھے ستھرے کپڑے پہنے بشارت
دیتا ہوا اُسکے پاس آتا ہی وہ کہتا ہی تو کون ہی خدا تجھپر رحمت کرے مین نے دنیا مین
تجھسا حسین کوئی شخص نہین دیکھا وہ کہتا ہی تیرا نیک عمل ہون اور جب کافر مرنے لگتا ہی آسمان
سے فرشتے عذاب کے کپڑے لئے ہوئے اُترتے ہین اور اسکو پہناتے ہین اور ملک الموت اسکے
سرہانے آکر سختی سے اسکی روح نکالتا ہی پھر جب وہ نکل چکتی ہی تب سوائے جن و آدمی کے
جتنی خلق آسمان و زمین مین ہی سب اُسے لعنت کرتی ہی پھر اسے لیکر آسمانپر چڑھتے ہین اور
آسمان سے آواز آتی ہی کہ اسے اسکی خوابگاہ کی طرف لیجاؤ تب اُسے زمین پر لے آتے ہین بعد
ازان منکر و نکیر دہشتناک صورتین بادلکی طرح کڑکتے ہوئے بجلی کی سی آنکھین چکھاتے ہوئے زمین کو
پھاڑتے ہوئے اسپر ظاہر ہوتے ہین اور اُسے بٹھلا کر پوچھتے ہین کہ رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی
مین نہین جانتا تب فرشتے اسکو ایسی بھاری چھڑی سے مارتے ہین جسے تمام خلق اگر جمع ہو تو
اٹھا نسکے سو ہڈیان پسلیان اسکی ادہر کی ادھر ہو جاتی ہین پھر ایک شخص گندہ بدصورت اسکے
پاس آتا ہی اور کہتا ہی جزاک اللہ تعالی شرا خدا تعالی کی طاعت مین سست تھا اور گناہ
کرنیمین چالاک و چست وہ کہتا ہی کہ تو کون ہی کہ مین نے دنیا مین تجھسا بدشکل کوئی شخص نہین
دیکھا وہ کہتا ہی مین تیرا عمل ہون پھر دوزخکا دروازہ کھولدیا جاتا ہی کہ وہ اپنا ٹھکانا
دوزخمین دیکھ لیتا ہی اور تا قیامت اسی حال مین رہتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے
دن یا جمعہ کی رات کو مرے اللہ تعالی قبر کے فتنے سے اُسے امین رکھے اور ابو امامہ باہلی سے منقول
ہی کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی فرشتہ آکر اُسکے سرہانے بیٹھتا ہی اور ایسا گرز مارتا ہی
کہ اسکے تمام عضو چورم چور ہو جاتے ہین اور قبر مین آگ بھڑکائی جاتی ہی پھر کہتا ہی اُٹھ خدا تعالی
کے حکم سے تب وہ اُٹھ بیٹھتا ہی اور اس شور سے چلاتا ہی کہ سوائے جن و انس کے تمام خلق سنتے ہین

پھر کہتا ہی کہ تو مجھے کیون سنتا تا ہی اور کسواسطے عذاب دیتا ہی تو نماز پڑھتا تھا اور زکوٰۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا فرشتہ کہتا ہی کہ مین اسواسطے عذاب دیتا ہون کہ ایکدن تو ایک مظلوم کے پاس گیا تھا اور وہ تجھسے فریاد کرتا تھا اور تو نے باوجود قدرت کے اسکی فریاد نہ سنی اور ایک دن تو نے نماز پڑھی تھی مگر پیشاب سے پاک نہ تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی مظلوم کو دیکھے اور اسکی فریاد نہ سنے قبر مین اسکو سو کوڑے آتش کے مارینگے اور عبداللہ بن عمر رضؓ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار گروہ کو حقتعالیٰ نور کے منبرون پر بٹھائیگا اور رحمت مین داخل کریگا لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہؐ فرمایا جو بھوکھون کو کھلاوین اور جہاد کرنیوالونکی توقیر کرین اور ناتوان کی مدد کرین اور مظلومون کی فریاد سنین اور انس بن مالک رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مردہ قبر مین دھرا جاتا ہی اور مٹی اسپر ڈالی جاتی ہی اور اسکے لوگ کہتے ہین ای میرے سردار ای میرے شریف تب فرشتہ کہتا ہی ارے تو سنتا ہی یہہ کیسا کہتے ہین تو شریف تھا وہ کہتا ہی مین بندہ ہون لیکن یہہ مجھے شریف کہتے ہین مین کیا کرون ای میرے لوگو مین شریف نہ تھا جب پھر اسپر عذاب ہونے لگتا ہی تو چلاتا ہی اور کہتا ہی واکسر عظماہ واوضع نداماتاہ واغفسو الاہ یعنی فریاد کیسی ہڈی ٹوٹتی ہین ہائے فریاد کیسی ندامت کی جگہہ ہی ہائے فریاد کیسا کڑا سوال ہی اور خبر مین ہی کہ جو شخص پہلی شب جمعہ کی رجب کے مہینے سے رات بھر خدا کی یاد مین جاگے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی مین نے [illegible] بخشدیا

پندرہوان باب اس فرشتے کے ذکر مین جو منکر نکیر سے پیشتر قبر مین آتا ہی

عبداللہ بن سلام سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابن سلام منکر نکیر سے پیشتر مردہ کے پاس قبر مین ایک فرشتہ آتا ہی کہ اسکا منہہ سورج سا چمکتا ہی نام اسکا رومان ہی وہ مردے کو بٹھلاتا ہی اور کہتا ہی لکھہ جو کچھہ تو نے بھلا برا کیا ہی وہ کہتا ہی مین کسطرح لکھون میرے نزدیک قلم کاغذ اور سیاہی کہان ہی فرشتہ کہتا ہی اپنے تھوک کی سیاہی بنا اور انگلیونکا قلم اور کفن کے ٹکڑے کا کاغذ تب وہ اپنی نیکیان سب لکھتا ہی اور جب گناہون پر پہنچتا ہی شرماتا ہی فرشتہ کہتا ہی جب

دنیا مین کیا تھا تب حق تعالیٰ سے نہ شرماتے تھے اب شرماتے ہو بعد ازان گرز اٹھا کر مارتا ہے تب بندہ
ناچار ہو کر گناہونکو بھی لکھتا ہے پھر فرشتہ کہتا ہے کہ اسکو لپیٹ کر اپنے ناخن سے مہر کر تب وہ
لپیٹ کر ناخن سے مہر کرتا ہے پس فرشتہ اسکو اسکی گردن مین لٹکا جاتا ہے اور تا قیامت وہ لٹکا
رہتا ہے قولہ تعالیٰ کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ بعد ازان منکر و نکیر آتے ہین
اور اسیطرح جب قیامت مین حکم ہوگا کہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ تب بندہ سب نیکیان پڑھ جائیگا
اور گناہونکے پڑھنے مین رکیگا حق تعالیٰ فرماویگا کیون نہین پڑھتا کہیگا یارب مجھے شرم
آتی ہے حق تعالیٰ فرماویگا دنیا مین نہ شرمایا اب شرماتا ہے تب بندہ پشیمان ہوگا اور پشیمانی
کچھ فایدہ نہ بخشے گی پھر حکم ہوگا خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْہُ

سولھوان باب منکر و نکیر کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ مردہ قبر مین دھرا جاتا ہے اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ آتے ہین جنکی آنکھین
نیلی ہین اور کڑک بادلکی سی ہے سو وہ زمین چیرتے اسکے سر کیطرف سے آتے ہین نماز کہتی ہے کہ اسطرف سے
نہ آؤ کیونکہ یہہ سیدین کے ڈر سے راتونکو سجدے کرتا تھا تب داہنی طرف سے آتے ہین صدقہ کہتا ہے
کہ ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسجگہہ کے خوف سے صدقہ دیا کرتا تھا تب بائین طرف سے آتے ہین روزہ کہتا ہے
کہ ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسیدنکی دہشت کھا کر بھوکھ پیاس سے دلکو مردہ کیا کرتا تھا تب پانون کیطرف
سے آتے ہین جمعہ کہتا ہے کہ ادھر سے نہ آؤ کہ یہہ اسی جگہہ کے خطر سے پاپیادہ نماز کو جاتا تھا تب وہ
جگا دیتے ہین اور کہتے ہین تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے اشہد ان
محمد رسول اللہ پس آرام سے اسے سلا کر چلے جاتے ہین اور منکر و نکیر کے سوال مین یہہ حکمت ہے کہ آدمؑ
کی پیدایش کے وقت فرشتون نے طعن سے کہا تھا کہ یارب کیا تو زمین مین ایسا شخص پیدا کرتا ہے جو
اسمین فساد و خونریزی کرے اور حق تعالیٰ نے فرمایا تھا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پس حقتعالیٰ
منکر و نکیر کو بھیجتا ہے تا مسلمان سے کلمہ اور ایمان کی باتین سنکر فرشتونکے سامنے گواہی دین
اور گواہ دو سے کم نہین ہوتی اور جب منکر و نکیر فرشتون کے سامنے اسکے ایمان پر گواہی دے

چلتے ہین تب حقتعالی فرماتا ہی اے میرے فرشتو مین نے اسکی جان لے لی اور اسکا مال ومتاع غیر کے نصیب کیا اور اسکی جورو غیر کی گود مین سوئی اور اسکی لونڈی غلام غیر کے بس مین پڑے پھر اس سے زمین کے اندر جب سوال ہوا تب اس نے میرا ہی دم بھرا اور میرا ہی کلمہ پڑھا تاکہ تم جانو کہ جو کچھ مجھے معلوم ہی تمھین نہین معلوم مترجم رح کہتا ہی کہ شیخ عبد الحق محدث رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہی کہ سوال کے وقت میت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال مبارک دکھاتے ہین

سترہوان باب کراما کاتبین کی ذکر مین

حدیث مین ہی کہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہین ایک داہنے پر سو وہ بے گواہی نیکیان لکھتا ہے اور دوسرا بائین پر سو وہ گناہ لکھتا ہی لیکن جب دوسرے کو گواہ بنا لیتا ہی اور داہنے بائین یہہ اسوقت ہوتے ہین جب آدمی بیٹھا ہوا ہوتا ہی اور جب چلتا ہی تو اسکے آگے پیچھے ہو لیتے ہین اور جب سوتا ہی سرہانے پائینتی ہوتے ہین اور ایک روایت یہہ ہی کہ پانچ فرشتے ہین دو رات کے دو دن کے اور ایک کسیوقت نہین ٹلتا قولہ تعالی لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ سو معقبات سے رات دن کے فرشتے مراد ہین یعنے اللہ تعالی کے بھیجے والے فرشتے ہین آدمی کے آگے اور پیچھے کہ اسکو محفوظ رکھتے ہین جن وانس وشیاطین وغیرہ سے بحکم حق تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ داہنے ہاتھ کا فرشتہ بائین ہاتھ کے فرشتے پر امیر وحاکم ہی سو جب آدمی گناہ کرتا ہی اور بائین کا فرشتہ لکھنے کا ارادہ کرتا ہی داہنے کا فرشتہ اس سے کہتا ہی کہ ٹھہر جا وہ ساعت ساعتین ٹھہر جاتا ہی پھر اس عرصے مین اگر اسنے توبہ استغفار کیا تو نہین لکھتا ہی اور اگر نہ کیا تو ایک گناہ لکھ لیتا ہی پھر جب بندہ مرتا ہی اور قبر مین رکھا جاتا ہی دونون فرشتے کہتے ہین یارب تو نے ہمکو اپنے بندے کے عمل لکھنے کیواسطے تعین کیا تھا سو وہ مر گیا اب ہمین حکم دے تو آسمان پر چڑھ جائین حقتعالی فرماتا ہی کہ آسمان فرشتون سے بھرا ہی سب میری تسبیح کرتے ہین سو تم میرے بندے کی قبر پر تسبیح وتہلیل

منکر نکیر کہو اور بشیر بندے کے واسطے لکھتے رہو جبتک مین آئے قبر سے اٹھاؤن اور کراما کاتبین انکا اسی واسطے نام رکھا ہی کہ جب وہ نیکی لکھتے مین آسمان پر لیجاتے ہین اور حقتعالی سے ظاہر کرتے ہین اور اس نیکی پر گواہی دیتے ہین اور جب گناہ لکھتے ہین تو غمگین و محزون ہو کر اُسے آسمان پر لیجاتے ہین حق تعالی فرماتا ہی ای کراما کاتبین میرے بندے نے کیا کیا وہ چپ رہجاتے ہین یہانتک کہ جب حقتعالی دوسرے مرتبے پوچھتا ہی کہتے ہین الٰہی تو ستار و خطا پوش ہی تو نے اپنے بندون کو حکم کیا ہی کہ ایکدوسرے کا عیب چھپاوا ورے ہر روز تیری کتاب پڑھتے مین اور تیری تعریف کرتے ہین اور ہمین کرام کہتے مین کہ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ سو انکا عیب چھپا ڈال کہ تو علام الغیوب ہے مترجم کہتا ہی کہ بہتیری حدیثو مین آیا ہی کہ فرشتے مومن کے واسطے استغفار کرتے ہین اور وجہ اسکی میرے نزدیک یہہ ہے کہ ایمان و اعتقاد لانے کو ایک اثر ہی معنوی سو جو کوئی جسکا معتقد ہوتا ہی اس سے اسکو فیض پہنچتا ہی لیکن اگر اعتقاد صحیح و درست ہو نہ باطل و خلاف واقع پس امت مرحومہ محمدیہ کو تمام انبیا سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہی اور اسی سبب سے ذرا سے کام مین بہت سا ثواب پاتے ہین کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَأُ الْمِیْزَانَ اور اسی سبب سے یہہ پچھلے اگلون سے آگے ہو گئے ہین کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اور اسیطرح سب فرشتو نکا ایمان رکھتے ہین سو اُن سے بھی طرح طرح کے فیض پہنچا کرتے ہین واللہ تعالی اعلم

اٹھارواں باب اس ذکر مین کہ روح گھر مین اور قبر پر آتی ہی

حدیث شریف مین ہی کہ جب مرنیسے تین دن گذر جاتے ہین روح کہتی ہی یارب مجھے حکم دے کہ مین جاؤن اور اپنے بدن کو دیکھون حکم ہوتا ہی کہ اچھا جا تب وہ قبر کے پاس آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ نتھنون سے اور منہہ سے پانی بہا ہی یہہ دیکھ کر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن ای میرے پیارے محبوب مجھے اس وحشت و بلا کے گھر مین اس غم و درد کے گھر مین اس رنج و ندامت کے گھر مین اپنی زندگی کے دن یاد ہین بعد از ان چلی جاتی ہی تمام اسیطرح پانچوین دن اذن لے کر آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ نتھنون سے اور منہہ سے اور کانو سے

ریم و خون بہا ہی یہہ دیکھکر بہت روتی ہی اور کہتی ہی ای میرے مسکین بدن اس غم و رنج
و محنت کے گھر مین اس کیڑے اور بچھوؤن کے گھر مین تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین کیڑے
مکوڑے تیرا گوشت کھا گئے تیرے اعضا شق ہو گئے تیرا چمڑا پھٹ گیا بعد ازان چلی جاتی ہی
پھر اسیطرح ساتوین دن حکم لیکر آتی ہی اور دور سے دیکھتی ہی کہ بدن مین کیڑے پڑ گئے ہین
سو ڈارین مار کر روتی ہی اور کہتی ہی کہ تجھے اپنی زندگی کے دن یاد ہین تجھے اپنے لڑکے بالے
خویش و قریب یاد ہین تجھے اپنی جگھہ یاد ہی کہان ہین تیرے بھائی بند کہان ہین تیرے دوست آشنا
کہان ہین تیرے ہمسایہ اور ہمنشین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب
مومن مرجاتا ہی اسکی روح اپنے گھر کے آسپاس مہینے بھر تک پھرا کرتی ہی اور دیکھتی ہی
کہ اسکا مال کسطرح بانٹتے ہین اور اسکا قرض کسطرح ادا کرتے ہین پھر بعد مہینے کے قبر کے گرد
سال بھر پھرتی ہی اور دیکھتی ہی کہ اسکے لئے کون دعا مانگتا ہی اور کون غمگین ہوتا ہی
پھر جب سال پورا ہو جاتا ہی تب اسکو جہان سب روحین جمع رہتی ہین لیجاتے ہین اور نفخ صور تک
وہین رہتی ہی اور جو قرآن مجید مین ہی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ سو کہتے ہین کہ روح
اسجگھہ بمعنی رحمت کے ہی چنانچہ ایک قرأت مین رَوح آیا ہی بفتح را اور بعضے کہتے ہین
کہ روح ایک بڑے فرشتے کا نام ہی کہ شب قدر مین مومنون کے احترام کیواسطے اترتا ہی
اور کہا ہی کہ روح تمام بدن مین ہی اور موت بھی تمام بدن مین سرایت کرتی ہی قولہ تعالیٰ قُلْ
یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور روح و روان دونون ایک ہین لیکن جب روح گئی تو پھر
بدن مین نہین آتی اور پھر بدن مین حس و حرکت نہین رہتی اور روان جاتا ہی اور آتا ہی اور اسکے جانے
پر بھی بدن مین حرکت رہتی ہی اور روح کی جگھہ بدن مین معین نہین اور روان کی جگھہ دونون ابرو
کے بیچ مین ہی اور روح جب جاتی ہی بیشک بندہ مرجاتا ہی اور روان جب جاتا ہی تب وہ
سو جاتا ہی اور روح زیست بھر بدن سے الگ نہین ہوتی اور حرکت نہین کرتی جسطرح پانی اگر
برتن مین بھر دین اور گھر مین دھر دین اور سورج کی چمک اسپر پڑے تو عکس اسکا چھت پر ہلتا ہی

نظر آوے لیکن پیالہ اپنی جگہہ سے نہ ہلے اسیطرح روح بدن مین ہوتی ہے اور شعاع اسکا عرش
تک پہنچتا ہے سو وہی روان ہے اور وہ وہان جو کچھہ دیکھتا ہے اُسے خواب ملکوتی کہتے
ہین اور روح بعد وفات کے کہان رہتی ہے بعضون نے کہا ہے صور مین رہتی ہے کیونکہ جتنے جاندار
پیدا ہوئے ہین اور قیامت تک پیدا ہونگے اتنے ہی سوراخ صور مین ہین سو روح اگر
نعمت کے قابل ہے تو وہان ہے اور عذاب کے قابل ہے تو وہان ہے اور کہتے ہین
کہ مومنون کی روح علیین مین سبز پرندونکے حوصلونمین اور کافرون کی روح دوزخ مین سیاہ
پرندونکے حوصلے مین اور کہتے ہین کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہے رحمت کے
فرشتے اسے باعزاز تمام چوتھے آسمان تک لیجاتے ہین پھر اللہ تعالی کی طرف سے آواز آتی ہے
کہ اسکو علیین مین لکھو اور زمین مین پھیر لیجاؤ تب روحکو اسکی بدن کی طرف پھیر لاتے ہین
اور بہشت کا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنے مقام کو وہین سے دیکھتی ہے تا قیامت اور
کافر کی روحکو عذاب کے فرشتے پہلے آسمان کیطرف لیجاتے ہین سو اسکے دروازے مونہ لیے جاتے ہین
اور حکم ہوتا ہے کہ اسکو اسکی جگہہ مین پھیر لیجاؤ تب اسے لے آتے ہین اور اسکی قبر تنگ کردیتے ہین اور
دوزخکا دروازہ کھولدیتے ہین کہ وہ اپنا ٹھکانا وہین سے دیکھتی ہے تا قیامت اور اسی
معنی پر حدیث مین آیا ہے کہ مردے جوتیون کی کھٹک سنتے ہین لیکن بول نہین سکتے اور بعضے
عالمون نے فرمایا ہے کہ شہیدونکی روحین فردوس مین سبز پرندون کے حوصلونمین ہین
جہان چاہتے ہین اڑ کر جاتے ہین پھر بسیرا لیتے ہین قندیلونمین جو عرش کے نیچے معلق
ہین اور مسلمانونکے لڑکون کی روحین بہشتی گنجشکون کے حوصلونمین ہین اور مشرکون کے
لڑکون کی روحین بہشت کے چارونطرف پھرا کرتی ہین قیامت تک انکو کہین رہنے کی جگہہ نہین
اور آخرت مین وہ مومنونکے خادم بنائے جائینگے اور جن مسلمانونکے ذمے کسیکا قرض یا حق یا دعوی
ہے ان کی روحین ہوا مین معلق ہین نہ انکو بہشت مین لیجاتے ہین نہ آسمانپر جبتک اُن کا
قرض و مظلمہ نہ چکادیا جائے اور فاسق مسلمانون کی روحین قبر مین بدن سمیت عذاب پاتی ہین

اور کافرون اور منافقون کی روحین سجین مین ہین جہنم کی آتش مین اور بعضون نے کہا ہی کہ
روح ایک جسم لطیف ہی مخلوق ہے اور اسی سبب سے حق تعالی کو ذی روح نہین کہتے کیونکہ محال ہی کہ حق تعالے
محل اجسام کا ہو اور یہودیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روحکا حال اور اصحاب رقیم
کا حال اور ذوالقرنین کا حال پوچھا سو ان کی شان مین سورہ کہف اترا اور روحکے مقدمے
مین یہہ آیت اتری وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنے
کہہ روح میرے خدا کے حکم سے ہے اور مجھے اسکا علم نہین اور بعضون نے کہا ہی روح
مخلوق نہین کیونکہ خدا کے امر سے ہے اور امر خدا کا کلام خدا کا ہی اور بعضون نے کہا ہی
اس آیت کی یہہ معنی ہی کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہی کہ اسنے کن کے کلمہ سے اسے ہست کیا ہے
اور امر دو طرحکا ہی ایک امر الزام جیسے عبادت کا حکم کرنا اور ایک امر تکوین جیسے قول اسکا
إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور وہ جو خدا تعالی نے فرمایا ہی نَزَلَ بِهِ
الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ سو روح الامین جبرئیل ہی اور وہ جو فرمایا ہی يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَ
الْمَلَائِكَةُ صَفًّا سو روح سے وہان بھی جبرئیل مقصود ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک بڑے
فرشتے کا نام ہی جو اکیلا ایک صف مین کھڑا ہوگا اور سب فرشتے ایک صف مین اور وہ جو حضرت آدم کی
شان مین فرمایا ہی نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي سو یہہ اضافت تشریف و تعظیم کی راہ سے ہے
جیسے ناقۃ اللہ و بیت اللہ اور جو حضرت عیسی کے شان مین فرمایا ہی فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ
رُوحِنَا سو اسواسطے فرمایا ہی کہ حضرت عیسی ع جبرئیل ع کی پھونک سے پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہے
روح اسجگہہ معنی رحمت کے ہی واللہ اعلم بالصواب مترجم کہتا ہی کہ روحکا حال اسواسطے
مفصل نہ بیان کیا گیا کہ ہر شخص کے فہم و عقل مین نہ آسکتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ اور جو شخص کہ عقل صافی اور فہم
وافی رکھتا ہو اسے چاہیے کہ تصوف کی کتابین دیکھے خصوص امام حجۃ الاسلام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفین کیونکہ انھون نے بعضے رسالون مین روح کا حال بتصریح تمام و تشریح تام

لکھا ہے اگرچہ اس رسالہ مین اختصار کر گئے ہین

انیسوان باب صور کے ذکر مین اور بعث و حشر کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ اسرافیل علیہ السلام کے چار بازو ہین ایک پورب مین ایک پچھم مین ایک کو ڈھکتا ہے ایک
سے سر ڈھانکتا ہے اور عرش کے پائے اپنے کاندھے پر اٹھائے ہین اور حق تعالیٰ کے خوف سے
چھوٹا ہو جاتا ہے کنجشک کے برابر اور کوئی فرشتہ عرش سے اتنا نزدیک نہین جتنا اسرافیل
ہے اسکے اور عرش کے درمیان سات پردے ہین ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس
کی راہ کا فاصلہ ہے اور جبرئیل اور اسرافیل کے درمیان ستر حجاب ہین اور حق تعالیٰ نے لوح
محفوظ کو سفید براق موتی سے پیدا کیا ہے طول اسکا اتنا ہے جیسے آسمان اور ساتوین زمینونکا
درمیان اور عرش سے معلق ہے جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب اسمین لکھا ہے اور
اسرافیل اپنی داہنی ران پر صور رکھے ہوئے اور صور کا منہ اپنے منہ سے لگائے ہوئے
اس انتظار مین ہین کہ جو نہین پھونکنے کا حکم ہو پھونک دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اسکی قسم جسکے ید قدرت مین میری جان ہے کہ جسدن صور پھونکا جائیگا قیامت
آجائیگی جانا نکہ آدمی کے منہ مین لقمہ پڑا ہوگا سو وہ نگل نہ سکیگا اور کپڑا پہنتا ہوگا سو پہن
نہ سکیگا اور پانی منہ سے لگایا ہوگا سو پی نہ سکے گا اور صور تین بار پھونکا جائیگا ایک کو
نفخہ فزع کہتے ہین ایک کو نفخہ صعق ایک کو نفخہ بعث سو جب دنیا کی مدت گذر جائیگی
ملک الموت ساتوین زمین تک ہاتھ پھیلا کر سب آسمانون اور زمینونکی روح نکال لیگا
اسوقت کوئی زمین پر باقی نہ رہیگا مگر ابلیس اور نہ آسمانپر مگر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل علیہم السلام اور انھین کو حق تعالیٰ نے اس آیت مین مستثنی کیا ہے وَنُفِخَ
فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ اور ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صور کی چار شاخین ہین ایک پچھم مین ایک پورب مین ایک ساتوین
زمین کے نیچے ایک ساتوین آسمان پر اور جتنی تمام عالم کی روحین ہین اتنے ہی صور مین روازے

ہین اور اسکے طبقے مین بہتیں لاکہ روحین ہین اور ایک مین آدمیونکی اور ایک مین پرندونکی اور ایک مین جانورونکی

بیسوان باب نفخہ فزع کے بیانمین

جب نفخہ فزع ہوگا آسمان و زمین کی تمام خلقت مین ہول پڑجائیگا اور پہاڑ اڑنے لگینگے اور آسمان پھٹنے لگینگے اور زمین کانپنے لگے گی جیسی پانی پر ناؤ ڈگمگاتی ہی اور حاملہ عورتون کے حمل گرجائینگے اور لڑکے خوف سے بڈھے ہوجائینگے اور شیاطین بہاگتے پہرینگے اور ستارے ٹوٹنے لگینگے اور چاند سورج دھندلے ہوجائینگے قولہ تعالیٰ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پھر چالیس برس تک ایسا ہی رہیگا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ یہہ کون دن ہے صحابہؓ بولے خدا اور رسول جانتا ہی آپنے فرمایا یہہ وہ دن ہی جب حق جل علا آدمؑ سے فرماویگا کہ بھیج اپنی اولاد کو دوزخ کی طرف آدم کہینگے کتنے بھیجون حکم ہوگا کہ ہر ہزار سے نوسو ننانوے دوزخ مین اور ایک بہشت مین جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فرمایا سب لوگ رونے لگے اور نہایت غمگین ہوئے حضرتؐ نے فرمایا مجھے امید ہی کہ بہشت مین تین حصے اور لوگ ہونگے ایک حصہ تم پھر فرمایا کہ مجھے امید ہی کہ دو حصے تم ہو ایک حصہ تمام خلق تب سب خوش ہو گئے پھر فرمایا خوش ہو کیونکہ تم تمام امتونمین اسطرح ہو جیسے اونٹ کے سامنے بکری اور تم ایک جز ہو ہزار جز سے اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتین ہین اسمین سے ایک رحمت دنیا مین بھیجی ہی جس کے اثر سے جن و انس و وحش و طیر آپسمین مہربانیان کرتے ہین اور ننانوی رحمتین قیامت کے دن اپنے بندون پر کریگا مترجم کہتا ہی یہہ حدیث مشکوٰۃ مین بھی ہی پھر حق تعالیٰ اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم دیگا وہ پھونکیگا اور کہے گا ای روحو حقتعالیٰ کا حکم ہی کہ بدنون سے نکلو تب آسمان و زمین کے تمام لوگ بیہوش ہوجائینگے اور مرجائینگے مگر جسے خدا تعالیٰ چاہیگا سو نہ مریگا یعنے شہیدونکی روحین کہ وہ اپنے خدا کے پاس زندہ ہین چنانچہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے شہیدون کو

پانچ بزرگیاں وہی ہیں جو کسی کو نہیں دیں اور مجھے بھی نہیں دیں ایک یہہ کہ سب نبیوں کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں اور شہیدوں کی روح کو حق تعالی آپ قبض کرتا ہے دوسرے یہہ کہ سب انبیا بعد موت کے نہلائے جاتے ہیں اور میں بھی نہلایا جاؤنگا پر شہید نہیں نہلائے جاتے تیسری یہہ کہ سب نبیوں کو کفن دیا جاتا ہے اور مجھہ کو بھی دیا جائیگا پر شہیدوں کو نہیں دیا جاتا چوتھے یہہ کہ انبیا کو مردہ کہتے ہیں اور میں بھی ایسا ہی ہوں کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور شہدا زندہ ہیں کہ احیا کہلاتے ہیں پانچویں یہہ کہ سب نبی قیامت کے دن شفاعت کرینگے اور میں بھی اُسیدن شفاعت کرونگا اور شہید ہر روز نئی شفاعت کرتے ہیں تا قیامت اور کہتے ہیں کہ بارہ شخص باقی رہجاینگے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور آٹھہ عرش کے اٹھانیوالے اور دنیا رہ جائیگی اکیلی بے آدمی بے پری بے شیطان بے وحوش تب حق تعالی فرماویگا ای ملک الموت جتنے اولین و آخرین ہیں اُتنے ہی تیرے ساتھہ اور مددگار میں نے پیدا کئے اور تجھے آسمانوں اور زمینوں کی قوت بخشی اب میں تجھے رنگ رنگ کے غضب کا لباس پہناتا ہوں سو تو میرا غضب لیکر اتر اور شیطان کو مزہ چکھا اور جتنی سختی اگلے پچھلے آدمیوں پر پونہچی ہو اسکی دونی جوگنی اس اکیلے پر کر اور زبانی یعنے دوزخ کے پیادے ستر ہزار آتشی زنجیریں لیکر تیرے ساتھہ ہونگے یہہ سنکر ملک الموت ایسی دہشتناک صورتیں جسکے دیکھنے سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے لوگ مرجائیں نمود ہوکر شیطان کو للکارینگے ان کے آواز کی شدت سے ملعون شیطان بیہوش ہو جائیگا اور خرخرے کی آواز اس زور و شور سے اسکے گلے سے بلند ہوگی کہ آسمان و زمین کی خلقت اُسے سنے تو بیہوش ہو جائے تب ملک الموت فرماوینگے ٹھہر ای خبیث تا موت کا مزہ تجھہ کو چکھاؤں تونے بڑی عمر پائی اور بہت خلقت کو گمراہ کیا یہہ سنکر وہ پورب کو بھاگیگا ملک الموت جھپٹ وہاں بھی جا پہنچینگے تب پچھم کو بھاگیگا وہاں بھی جا پہنچینگے آخر بھاگتے بھاگتے تھک کر آدم کی قبر کے پاس ٹھہریگا اور کہیگا ای آدم میں تیرے سبب سے پھٹکار میں پڑا اور رجیم و ملعون ہوا پس ملک الموت اُسے آتش کا پیالہ پلاوینگے تب وہ

خاک پر لوٹنے لگیگا پھر زبانی دھکائے ہوئے کیلونسے اسکا منہہ چیر ینگے اور نیزون سے پاش پاش کر کے اسکی جان قبض کر ینگے پھر حق تبارک و تعالی ملک الموت سے فرما دیگا کہ دریاؤنکو فنا کر سو ملک الموت دریاؤن سے کہینگے تمھاری میعاد گذر چکی دریا کہینگے ہم کو حکم دو تو اپنے اوپر رُو لین یہہ کہکر رو دینگے اور کہینگے کہان ہین ہمارے موجین اور کہان ہین ہمارے عجائبات آ پہنچا حکم تقدس و تعالی کا بعد ازان ملک الموت ایک زور سے ایسی آواز کر ینگے کہ سارا پانی پتال تک سوکھ جائیگا پھر پہاڑونکے پاس جائینگے وہ بھی رو کر کہینگے کہان ہے ہماری اونچائی اور کہان ہے ہمارا اکڑ اپن آ پہنچا حکم حق جل و علا کا پس ملک الموت کی ایک جہنگاڑ مین وہ ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائینگے اور اُن کے پائے دھس جائینگے پھر آسمانپر جہنگار مارینگے جسکے صدمے سے چاند سورج تارے سب چور چور ہو کر گر پڑینگے پھر حق تبارک و تعالی فرما دیگا کہ ای ملک الموت اب میری خلقت مین کون باقی رہا کہینگے الہی حی لا یموت تو ہی ہے اور باقی تو اب کوئی نہین رہا مگر جبرئیل اور میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور عرش کے اٹھانیوالے اور مین ضعیف بندہ تب اُنکی روح قبض کرنیکا حکم ہوگا بعد ازان حق تعالی فرما دیگا ای ملک الموت کیا تو نے میرا قول نہین سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سو تو بھی اب مر جا پس ملک الموت علیہ السلام بھی مر جائینگے اور کچھ باقی نرہیگا الا ما شا اللہ تعالی

اکیسوان باب حشر و نشر کے بیان مین

حدیث مین ہے کہ جب حق تبارک و تعالی چاہیگا کہ خلق کو جلا وے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کو زندہ کریگا اور اُن چارون مین پہلے اسرافیل کو جلا وے گا وہ عرش سے صور لیکر بہشت مین جائینگے اور کہینگے ای رضوان بہشت کو حضرت محمد صلعم کے واسطے اور اُنکی امت کیواسطے آراستہ کر پھر براق اور لواء الحمد اور جنت کے حُلّے لے کر آوینگے سو جانورون مین جو پہلے زندہ ہوگا سو براق ہے پھر اللہ تعالی فرما دیگا کہ اسے آراستہ اور تیار کرو تب اُسے سرخ یاقوت کا لباس پہنا وینگے اور سبز زبرجد کی لگام اُسکے منہہ مین دینگے

اور دے سبز زین پوش ایک سبز ایک زرد اسپر کسینگے پھر اس تیاری سے اُسے لیکر حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک کیطرف جائینگے اور زمین اسوقت کفدست میدان ہوگی سپاٹ چورس
نہ اونچی نہ نیچی اس سبب سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرقد مبارک پہچان نہ پڑیگا ناگاہ
ایک نور انکی مرقد پاک سے عمود گرد باد کے مانند آسمان کیطرف بلند ہوگا تب جبرئیل کہینگے
ای اسرافیل تم آواز دو کیونکہ حشر کا کاروبار تمھارے ذمے ہی سب خلق کو حقتعالی تمھارے ہی
ہاتھ سے محشور کریگا وہ کہینگے نہین اے جبرئیل تم ہی آواز دو کیونکہ تم دنیا مین رسول اللہ صلی اللہ
کے پاس آتے جاتے تھے مجھے انسے شرم آتی ہی جبرئیل خاموش رہجائینگے تب اسرافیل
میکائیل سے کہینگے تم پکارو میکائیل پہلے مرتبہ کہینگے السلام علیک اے روح پاک اپنے مقدس
بدن کی طرف رجوع کرو اور کچھہ جواب نہ پاوینگے پھر دوسرے دفع کہینگے ای روح مقدس اٹھہ فیصلے
اور حساب کے واسطے اور رحمن کے سامنے جانیکے واسطے تب قبر شریف شق ہوجاینگی اور حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھہ بیٹھینگے اور سر و ریش سے گرد جھاڑنے لگینگے پھر جبرئیل انکو بہشتی لباس
اور براق دینگے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ ای جبرئیل یہہ کونسا دن ہی وہ کہینگے یہہ قیامت
کا دن ہی یہہ حسرت کا دن ہی یہہ ندامت کا دن ہی یہہ یوم التلاق ہی یہہ یوم الفراق ہی
یہہ یوم البراق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے ای جبرئیل مجھے بشارت دو اور
خوشخبری کی خبر سناؤ کہینگے یا رسول اللہ لواء الحمد میرے ساتھہ ہی آپ فرماوینگے یہہ مین
نہین پوچھتا ہون مین اپنی گنہگار امت کا حال پوچھتا ہون کیا تم انکو پلصراط پر چھوڑ آئے ہو تب
اسرافیل کہینگے ای محمد خدائے عزوجل کی قسم ہی مین نے ابھی صور نہین پھونکا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ اب میرا جی خوش ہوا اور میری آنکھون مین طراوت آئی پھر
تاج و حلہ لے کر پہنینگے اور براق پر سوار ہونگے

بائیسوان باب براق کی تعریف مین

براق ایسا براق کہ اُسکے دو بازو ہین جنکے زور سے آسمان و زمین کے درمیان اڑیگا چہرہ اسکا

آدمی کا سا اور پیشانی کشادہ سرخ یاقوت کی اور کان پتلے پتلے سبز زبرجد کے اور آنکھین تارے
کے مانند چمکتی ہوئین اور دُم گائے کی سی سُرخ سونیسے مڑھی اور بدن برف سا گویا طاؤس
ہو گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا براق اس سبب سے اسکا نام ہے کہ وہ برق کے مانند
تیز گام ہے سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے نزدیک جائینگے اچھلے پھاندیگا اور کہیگا خدائے
عز وجل کی قسم مجھپر کوئی نہ سوار ہوگا مگر بنی ہاشمی قریشی محمدؐ بن عبد اللہ صاحب اللواء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ مین ہی محمدؐ ہون اور سوار ہوکر جنت مین داخل ہونگے اور
سجدہ مین گرینگے تب آواز آویگی کہ سر اُٹھاؤ وہیہ رکوع و سجود کا دن نہین یہہ حساب و
عذاب کا دن ہے مانگ جو مانگیگا پاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماینگے یارب مین اپنے امت
کی نجات چہتا ہون حکم ہوگا کہ جس مین تو راضی ہو سو مین نے دیا قوله تعالی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ پھر چالیسدن تک آسمان سے پانی برسایا جائیگا کہ اسمین نطفے کی خاصیت ہوگی
اور پانی بارہ بارہ گز ہر چیز سے اونچا ہوگا خلق اس پانی کے نیچے سے سبزی کے مانند جمیگی اور انکے
بدن تمام و کمال درست ہو جاینگے پھر لپیٹے گا خدائے عز وجل زمین و آسمان کو اور زمین بارہ کہیگا
کسکے واسطے ہے سلطنت اور بادشاہی کوئی جواب نہ دیگا تب آپہی فرماویگا اللہ کیلئے ہی ملک اللہ
ہی کی سلطنت جو اکیلا ہے قہر والا پھر کہیگا کہاں ہین گھمنڈ والے اور کہاں ہین شہزادے
اور کہاں ہین وہ جو میرا کہاتے تھے اور ونکا گاتے تھے اور پہاڑ دہنی ہوئے رنگا رنگ
پشمینہ کے مانند اڑینگے پھر بدل ڈالیگا خدائے عز وجل اس زمین کو جسپر فسق و فجور کیا گیا ہے اور
جہنم کو اسپر رکھیگا اور ایک اور زمین بناویگا سفید چاندی کی کہ اسپر بہشت کو نصب کریگا
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ جسدن دوسری زمین بدلی جایگی آدمی کہاں ہونگے فرمایا تو نے بڑی بات
پوچھی اے عایشہ رضی اللہ عنہا آدمی اسدن پلصراط پر ہونگے

تیسوان باب نفخۂ بعث کے بیان مین

پھر حق جل وعلا فرماویگا کہ ای اسرافیل اٹھ اور مردونکے جلانیکا صور پھونک دے پس اسرافیل
صور پھونکینگے اور پکارینگے کہ ای نکلی ہوئی روحو اور سڑی ہڈیو اور پرانے بدنو اور پھٹے
چمڑو اور گرے بالو حساب اور فیصلے کیواسطے اٹھو یہہ کہتے ہی سب کے سب خدا نے تبارک تعالی
کے حکم سے ننگے مادرزاد اٹھ کھڑے ہونگے آسمانون کو دیکھینگے کہ شق ہو گئے ہین اور
ستارے گر گئے ہین اور سورج لپیٹ ڈالا گیا ہے اور چاند اندھیرا ہے اور زمین بدل گئی
ہے اور سمندر سوکھا ہے اور دوزخ ہولناک آواز سے گرجتا ہے اور زبانی کمندین پھینکتی
ہین اور ترازوین عمل تولنے کی تیار ہین اور فرشتے عملنامے لئے کھڑے ہین اور بہشت
ہزارون زیب و زینت سے سامنے موجود ہے تب کہینگے آہ افسوس کسنے ہمکو سوتے سے جگایا
کسنے ہماری خوابگاہون سے ہمکو اٹھایا ندا ہوگی کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ
یہہ وہی ہے جسے خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرون نے اسکی سچی خبر پہنچائی تھی
روایت ہے کہ لوگون نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیۃ کی معنی پوچھی یَوْمَ یُنْفَخُ
فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپ کے کپڑے آنسوؤنسے تر
ہو گئے بعد ازان فرمایا کہ ای پوچھنے والو تمنے بڑا امر پوچھا قیامت کے دن میری امت کے
بارہ جھنڈ ہونگے جنھون نے دغل فصل کی باتین بنا بنا کر لوگونکو آپس مین لڑوادیا ہے انکا
فرقہ بندرونکی صورت ہوگا قولہ تعالی اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور جنہون نے رشوتین لین
ہین حرام کھایا ہے انکا فرقہ سورونکی صورت بنے گا اور جو لوگ قاضی مفتی ہو کر جھوٹا
فتوی اور الٹا حکم دیتے تھے اندھے کردے جائینگے قولہ تعالی وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپکو سب سے اچھا
جانتے تھے وے گونگے بہرے کر دئے جائینگے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا
اور جو عالم و مشایخ لوگونکو نیک باتین سمجھاتے تھے اور آپ برے کامون مین پھنسے رہتے
تھے انکا یہہ حال ہوگا کہ اپنی اپنی زبانین کاٹینگے اور انکے منہہ سے پیپ لہو بہیگا قولہ تعالی

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور جنہون نے جھوٹھی گواہیان دی تھین انکے
بدنونپر آتش کے کوڑے لگینگے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور جو لوگ شہوت و
لذت مین پڑے رہتے تھے اور ہر دم نفس امارہ کو سکھ پہنچایا کرتے تھے انکے بدنونمین
بدبو آویگی اور انکے پانون انکی چوتڑیمین بندھے ہونگے قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ اور جو لوگ اپنے مال سے حقتعالیٰ کا حق ادا نہ کرتے تھے
صرف اپنے نام و آرام کے لئے خرچ کیا کرتے تھے وہ کھڑے نہ رہ سکینگے و اپنے پانون
گرتے پڑتے رہینگے قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ
اور جو لوگ غیبت کیا کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگونکے نام دھرا کرتے تھے انکو جلتی ہوئی
گندھک کے پاجامے پہناوینگے قولہ تعالیٰ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اور جو لڑتے تھے انکی
زبانین گدی سے نکالی جائینگی اور جو لوگ مسجد و نمین دنیا کی باتین کرتے تھے وہ سوا
اٹھینگے قولہ تعالیٰ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور جو سود بیاج لیا
کرتے تھے انکو الٹا کر کے سر نیچے پانون اوپر فرشتے کھینچ لیجاوینگے مترجم کہتا ہی اس حدیث کو
ثعلبی نے روایت کیا ہی لیکن انھون نے دس گروہ مین لکھی ہین اور تفسیر عمدہ مین بھی دس
ہی لکھے ہین اور معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
کے دن حسرت و ندامت کے دن حقتعالیٰ میری امت کی بارہ صفین بناویگا بعضے قبرونسے اٹھینگے اور انکے
ہاتھہ پانون کٹے ہونگے منوا اللہ تعالیٰ کی طرف پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ وہ لوگ ہین جو پڑوسیون
کو ستایا کرتے تھے اور بے توبہ مر گئے سو یہہ اُن کی سزا ہی اور جگہہ ان کی دوزخ ہی اور
بعضے قبرون سے اٹھینگے جانورون کی صورت پر سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ وہ لوگ ہین جو
نماز مین سستی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ ان کی سزا ہی اور جگہہ ان کی دوزخ ہی
قولہ تعالیٰ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ اور بعضے قبرون سے اٹھینگے
کہ انکے پہاڑ سے ڈیل ہونگے اور سانپ بچھو انکے سارے بدنمین لپٹے ہونگے سو پکارنیوالا

پکاریگا کہ یہہ وہ ہین جو زکوۃ نہ دیتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ ان کی سزا ہے اور جگہہ
ان کی دوزخ مین اور روپئے اشرفیون سے انکی پیشانیان اور پشت و پہلو داغے جاوینگے
قولہ تعالی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ قولہ تعالی يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ اور بعضے قبرون سے اٹھینگے کہ ان کے منہہ سے خون بہیگا اور آگ
نکلیگی اور انکی آنتین پیٹ سے نکلی ہوئین زمین پر لوٹین گے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ بخیار
ہین جو خرید و فروخت مین جھوٹھ بولتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ
ان کی دوزخ مین اور بعضے قبرونسے اٹھینگے جنکے بدن مردار سے گندہ ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جو آدمیون کے ڈر سے چھپ چھپ کے گناہ کرتے تھے اور خدا تعالی سے
نڈرتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ ان کی دوزخ مین اور بعضے قبرونسے
اٹھینگے جنکی گردنین سانپون نے ڈس ڈس کر زخمی کردی ہونگے سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جھوٹھی گواہی بولتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ ان کی سزا ہے اور جگہہ
ان کی دوزخ مین اور بعضے قبرونسے اٹھینگے کہ جن کے منہہ مین زبان نہ ہوگی اور پیپ لہو
منہہ سے بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ وہ لوگ جو گواہی چھپاتے تھے اور دیکھا ہوا
معاملہ نہ بتاتے تھے حق پوشی کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ ان کی
دوزخ مین قولہ تعالی وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور بعضے قبرون سے اٹھینگے
سر نیچے پاؤن اوپر اور انکی شرمگاہون سے پیپ لہو بہیگا سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ لوگ
زنا کرتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ ان کی سزا ہے اور جگہہ ان کی دوزخ مین قولہ تعالی
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور بعضے قبرون سے اٹھینگے کالا منہہ نیلی
آنکھین دوزخکے انگارون سے پیٹ بھرا ہوا پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ لوگ ظلم سے یتیمونکا
مال چٹ کر گئے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہے اور جگہہ ان کی دوزخ مین ہے

قوله تعالیٰ اِنَّمَا يَأكُلُونَ فِيْ بُطُونِهِمْ نَارًا اور بعضے قبرونسے کوڑھی اٹھینگے سو پکارنیوالا پکاریگا
کہ یہہ لوگ ماں باپ کو ناحق ستاتے تھے اور بے توبہ مرے یہہ انکی سزا ہی اور جگہہ اُن کی دوزخ ہی
قوله تعالیٰ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور بعضے قبرونسے اندھے اٹھینگے بڑے بڑے دانت نکلے ہوے
جیسے بیلونکے سینگ اور ہونٹھ پیٹ تک لٹکے ہوے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ شرابی ہین جب بے
توبہ مرے انکی یہہ سزا ہی اور جگہہ انکی دوزخ ہین قوله تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ اور بعضے قبرونسے اٹھینگے کہ انکے چہرے چودہوین رات کے
چاند سے روشن ہونگے اور بجلی کیطرح پلمین پلصراط سے اُتر جاوینگے سو پکارنیوالا پکاریگا کہ یہہ وہ
لوگ ہین جنھون نے اچھے کام کئے اور خلق کو گناہ ہونسے منع کیا اور پانچون وقت کی نمازین
باجماعت ادا کین اور توبہ کرکے موئے یہہ انکی جزا ہی اور مکان انکا بہشت مین حق تعالیٰ اُنسے
راضی ہی ہمیشہ حق تعالےٰ سے نہ انکو کچھ ڈر ہی نہ غم اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

چوبیسوان باب قبر سے اٹھنیکے بیان مین

کہتے ہین کہ خلق جب قبرون سے اٹھیگی اسی جگہہ سب کے سب چالیس برس تک کھڑے رہینگے
نہ کھاوینگے نہ پیوینگے نہ بیٹھینگے نہ بلینگے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن
آپکے امتی کس نشان سے پہچان پڑینگے آپنے فرمایا میرے امتی اسدن وضو کے اثر سے غر محجلین ہونگے
یعنے جو عضو انکے وضو مین دھوے جاتی ہین روشن و تابندہ ہونگے اور حدیث مین ہے کہ حشر کے دن
جب خلق قبرونسے اٹھیگی فرشتے مومنونکے پاس آوینگے اور اُنکے بدنون سے خاک جھاڑینگے سب جگہہ کی
گرد چھٹ جائیگی مگر اعضائے سجود کے گرد ہر چند فرشتے ملینگے نہ چھٹیگی تب آواز آویگی کہ اے
میرے فرشتو یہہ قبر کی مٹی نہین یہہ مسجدون اور محرابون کی مٹی ہے انکو اسیطرح رہنے دو یہانتک
کہ پلصراط سے اتر کر جنت مین داخل ہون تاکہ حورین کو دیکھے جانے کہ میرے بندے اور نوکر ہین اور اعضا
سجود کے سات ہین ماتھا اور دونون ہاتھ اور دونون کاسۂ زانو اور دونون پانون کی انگلیان اور
بعضونے ناک کو بھی کھا ہی اور جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن جب مردے

قبرون سے اٹھینگے اللہ تعالی رضوان کو جو بہشت کا دربان ہے پیغام بھیجیگا کہ مین نے روزہ دارونکو
بھوکھا پیاسا قبرونسے اٹھایا ہے سو بطرز استقبال کے انکے خواہشون کی چیزین تیار کر رکھ
رضوان بہشت کی حورون اور غلمانون کو بلا دیگا وے نور کے لاکھون طبق لیے ہوئے ہزارون
طرح کے میوون اور نفیس کھانون اور لذیذ شربتون سمیت رضوان کے پاس جمع ہونگے اور گنتی مین
وہ اتنے ہونگے جتنے زمین مین مٹی کے ذرے ہین اور مینہہ کی بوندین برسی ہین اور آسمانون پر
ستارے ہین اور درختون پر پتے پھر جب سامان تیار ہو چکیگا حق جل و علا انکو کھانا کھلا دیگا اور فرما دیگا
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ لوگ
قبرونسے اٹھینگے فرشتے تین فرقون سے مصافحہ کرینگے شہیدون سے اور رمضان کے روزہ دارون سے
اور ان سے جو عرفہ کے دن روزہ رکھتے ہین اور حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنون سے دوست زیادہ اللہ تعالی کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے کہ اُنمین
رحمت ہے اور سب دنون سے دشمن زیادہ شیطان کے نزدیک جمعہ و عرفہ ہے اے عائشہ جو عرفہ کو
روزہ رکھے اسپر تین دروازے خیر و رحمت کے کشادہ ہون اور تین دروازے شر و شدت کے بند ہون
اور جب عرفہ کے دن کوئی روزہ رکھنے والا پانی سے روزہ کھولتا ہے جو رگ اسکے بدن مین ہے فجر تک کہتی ہے کہ بار خدایا اسپر
رحمت کر اور حدیث مین آیا ہے روزہ دار اپنی اپنی قبرونسے نکلینگے اور فرشتے انکو عمدہ خوانون
اور نفیس چھاگلون کے پاس لیجائینگے اور کہینگے کھاؤ تم بھوکھے رہتے تھے جب لوگ اگھا کر کھاتے
تھے اور پیو تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ سیراب ہو کر پانی پیتے تھے وے اس حال مین ہونگے اور لوگ
حساب مین پھنسے ہونگے اور حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی قیامت
کے دن برہنہ تن اور برہنہ پا اٹھینگے جسطرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین ولیکن کوئی کسیطرف
نہ دیکھیگا سب کی نگاہین ہول و ہیبت سے آسمان کیطرف ہونگی چالیس برس تک اسیطرح کھڑے
رہینگے نہ کھائینگے نہ پیئینگے آفتاب کی گرمی سے کسیکے پاؤن پسینے مین بھیگینگے کسی کی پنڈلیون تک
پسینا آویگا کسی کے پیٹ تک کسیکی چھاتی تک بی بی عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ کوئی اسدن ننگ

سوار بھی اٹھیگا فرمایا ہان انبیا اور ان کی اہل بیت اور وہ لوگ جو رجب وشعبان ورمضان
مین متصل روزے رکھتے ہین اور سب لوگ اسدن بھوکے ہونگے مگر انبیا اور اُنکی اہلبیت اور رجب
وشعبان کے روزہ دار کہ وہ آسودہ ہونگے اور کہتے ہین کہ قیامت کے میدان مین تمام
مخلوقات کی ایکسو بیس صفین کی جاینگین ہر صف اتنی لنبی کہ چالیس ہزار برس چلے تو اُسکا چھوڑ
ملے اور اتنی چوڑی کہ بیس ہزار برس چلے تو اسکا کنارہ ملے سو ان مین سے تین صفین ایمان
والون کی ہونگی اور باقی سب کافرون کی اور رسول اللہ صلعم سے منقول ہے کہ فرمایا قیامت کے دن میری
امت کی ایکسو بیس صفین ہونگین مصنف کہتا ہے یہی صحیح تر ہے مترجم کہتا ہے سیوطی نے خصایص
الکبریٰ مین لکھا ہے کہ سب بہشت کے لوگ ایکسو بیس صف ہونگے اسی اس امت سے اور چالیس تمام انبیا کی امت سے

پچیسوان باب محشر والون کے چلنے کے بیان مین

کہتے ہین کہ حشر کے دن کفار پیادہ چلینگے اور ایماندارون کو سواریان ملینگی کما قال اللہ جل
جلالہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا حضرت علی رضہ نے فرمایا ہے کہ متقیونکو گھوڑون
سوار محشور کرینگے حقتعالی فرشتون سے فرماویگا کہ اُنکو بے سواری نہ چلنے دو کیونکہ دنیا مین اُنکو ہمیشہ
سواری کی عادت رہی تھی ابتدا مین یہہ باپ کی پشت پر رہے ہین بعد ازان مان کے شکم مین بعد ازان
دائیون کی گود مین بعد ازان باپ کے کاندھون پر بعد ازان اونٹ گھوڑے ناؤ وغیرہ پر پھر جب مرے
تو بھائیون کی گردنون پر ان کا جنازہ چلا سو اب جو قبرون سے اٹھائے گئے ہین پیادہ نہ رہنے پاوین
کہ انکو چلنے کا ربط نہین ان کی قربانیون کو اُن کی سواری بناویگا قال النبی صلعم سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ
وَعَظِّمُوْا فَاِنَّہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَطَایَاکُمْ

چھبیسوان باب قیامت کے ذکر مین

حدیث مین آیا ہے کہ جب قیامت مین آفتاب نزدیک کردیا جاویگا اور گرمی اسکی بہت ہی سخت ہو جاویگی
تب آتش سے ایک سایہ سا نکل کر چھا جاویگا پھر آواز آویگی کہ اے محشر کے لوگو سایہ کے طرف چلو
سو سب تین فرقے ہو کر چلینگے ایک ایمان والون کا ایک منافقونکا ایک کافرونکا اور جب سب کے

اس سایہ کے نیچے پہنچ جاوینگے وہ تین قسم ہو جاویگا ایک گرمی ایک دہوان ایک نور کما قال اللہ تعالی
انطلقوا الی ظل ذی ثلاث شعب سو حرارت منافقون کے سر پر قایم ہوگی اور دہوان کافرون پر
مسلط کیا جاویگا اور نور مومنون کو ملیگا اسواسطے کہ منافق لوگ دنیا مین گرمی سے اپکو بہت بچاتے تھے
اور رکتے تھے کہ ہم رسول کے ساتھ گرمی کے سبب سے جہاد کو نہین نکل سکتے سو حق تعالی نے فرمایا
قل نار جہنم اشد حرا اور کفار دنیا مین اندہیرے مین تھے کہ خدا ے جل علا کی آیتین اور نشانیان
نہ دیکھتے تھے سو آخرت مین بھی انہین تاریک دہوان ملیگا قولہ تعالی والذین کفروا اولیاؤہم
الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اور مسلمان دنیا مین نور ایمان کا رکھتے تھے
سو آخرت مین بھی نور پاوینگے قولہ تعالی اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات
الی النور قولہ تعالی یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ سات فرقونکو حق جل وعلا عرش کے سایہ مین بٹھلا دیگا اس دن جب سواے اس سایہ کے
اور سایہ نہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جو بھری جوانی چہٹے جوبن مین اللہ تعالی کی عبادت
مین مشغول ہوا ہے تیسرے وہ دو شخص کہ جو صرف اللہ کیواسطے آپس مین دوستی رکھتے ہین چوتھا وہ
مرد جسے مال جمال والی عورت جو روپ ورو یا دونون رکھتی ہو چاہے اور وہ صرف خدا کے خوف
سے اس سے باز رہے پانچوان وہ شخص جو تنہائی مین خدا کے خوف سے روتا ہے چھٹا وہ جسکا دل
مسجد ہی مین لگا رہتا ہے ساتوان وہ جو اپنے ہاتھ سے صدقہ دیوے اور بائین ہاتھ سے
چھپاوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب حق تعالی خلق کو جمع کریگا پکارنیوالا پکاریگا ای اصحاب
فضل آؤ سو بہت سے لوگ اٹھینگے اور جلد جلد جنت کیطرف چلینگے فرشتے انکو رستے مین ملینگے اور
کہینگے تم کون ہو کہینگے کہ ہم وہ ہین کہ جب لوگون نے ہمپر ظلم کیا ہمنے صبر کیا اور جب کسی نے
ہماری تقصیر کی ہمنے معاف کی فرشتے کہینگے اچھا سیدھے جنت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکاریگا
کہ اہل صبر کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ اٹھینگے اور جلد جلد بہشت کی طرف چلینگے فرشتے انکو راہ
مین ملینگے اور کہینگے تم کون ہو جو بہشت کو چھٹے چلے جاتے ہو کہینگے ہم صبر والے ہین کہ خدا ے جل علا

کی بندگی پر ثابت اور مستقیم رہے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ پھر پکارنیوالا پکارے گا
آپس مین اللہ دوستی رکھنے والے کہان ہین تب بھی بہت سے لوگ اٹھینگے اور بہشت کی طرف
شتابان ہونگے راہ کے فرشتے کہینگے تم کون ہو بہشت کو جیسے چلے جاتے ہو کہینگے ہم آپس
مین اللہ دوستی رکھتے تھے فرشتے کہینگے اچھا بہشت کو چلے جاؤ اور جب یہ سب لوگ بہشت مین
داخل ہو چکینگے تب حساب کی ترازو مین لائی جائینگی اور حدیث مین آیا ہے کہ لواء الحمد اتنا
لنبا ہے کہ ہزار برس چلے تب اسکا چھور ملے اور عرض اسکا اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا
درمیان اور سرخ یاقوت اور سبز زمرد اسمین جڑے ہین اور اسمین نور کے تین چھبے ہین ایک
پورب مین ایک پچھم مین ایک دنیا کے بیچو بیچ مین اور اسپر تین سطرین لکھی ہین اول بسم اللہ الرحمن الرحیم
دوسری الحمد للہ رب العالمین تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسکے قریب ستر ہزار نیزے ہین ہر نیزے کے
نیچے ستر ہزار صفین فرشتونکی ہر صف مین پانچ لاکھ فرشتے کہ اللہ تعالی کی تسبیح و تقدیس کرتے
ہین اور قیامت مین سب اہل ایمان اس لواء الحمد کے گرد اگرد ہونگے اور سوا اس لوا کے اور چھوٹے
چھوٹے نیزے صحابیونکے واسطے گڑینگے چنانچہ صدق کا نیزہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے واسطے گاڑا جائیگا اور سارے صدیق اسکے نیچے ہونگے اور عدل کا نیزہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کے واسطے اور تمام عادل اسکے تلے ہونگے اور سخاوت کا نیزہ حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ کے واسطے اور سب سخی اسکے نیچے اور شہادت کا نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے
اور سب شہید اسکے نیچے ہونگے اور فقر کا نیزہ حضرت ابودردا کیواسطے اور سب فقر اسکے نیچے
اور زہد کا نیزہ حضرت ابوذر رض کیواسطے اور سب زاہد اسکے نیچے اور قرات کا نیزہ حضرت
ابی بن کعب رض کیواسطے اور سب قاری اسکے نیچے اور مظلومیت کا نیزہ حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہ کیواسطے اور جو ظلم سے قتل ہوئے ہین سب انکے نیچے ہونگے قال اللہ تعالی یَوْمَ
نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ اور حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن جب خلق پر بہت تنگی و سختی
ہوگی حق تبارک و تعالی جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجیگا کہ اپنی امت سے

کہہ کہ مجھے اس نام سے پکارین جس نام سے دنیا مین سختی کیوقت پکارتے تھے تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکار رہو الا پکارینگا
کہ سب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو جب سب یہہ کہینگے اللہ تعالی سب کا حساب فیصل کریگا اور سب امتون سے
فرماویگا کہ اگر یہہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہوتی تو مین فیصلہ تمھارا ہزار برس مین چکاتا
اور یہہ سب جانور درندو پرندو چرند بھی محشور ہونگے اور انمین بھی فیصلہ کیا جاے گا
سو ناتوان کو توانائی دینگے کہ زور آور سے اپنا بدلا لیوے بعد ازان سب خاک کر دیے جائینگے
اور جو آنکھہ خدائے عزوجل کے خوف سے روتی ہے وہ دوزخکو نہ دیکھیگی اور جو کوئی خوف خدا
سے اتنا بھی رویا ہوگا کہ اسکا ایک بال بھیگا ہوگا تو حقتعالی اسکے گناہ معاف کر دیگا اور پکار
دیا جائیگا کہ یہہ شخص ایک بال کی برکت سے ناجی و مغفور ہوا اللہم اغفر لنا

ستائیسوان باب بہشت کے ذکر مین

وہب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کا عرض اتنا ہے جتنا آسمان و زمین کا عرض ہے اور
اسکے طول کو سوائے حق جل و علا کے کوئی نہین جانتا جو جی چاہے سو وہان موجود ہے اور انمین
حورین ہین بڑی بڑی آنکھین والیان جن کو حق تعالے نے نور سے پیدا کیا ہے گویا وہ یاقوت
و مرجان ہین نیچے نگاہون والیان کہ اپنے شوہرون کے سوا کسی طرف نہین دیکھتین اور انکے شوہرون
سے پیشتر کسی جن و آدمی نے انکو چھوا چھیڑا نہین اور جب انکی شوہر اُن کی صحبتون سے فراغت
پاوینگے بالفور وہ جیسے کے تیسے باکرہ ہو جائینگے ایک ایک انمین سے ستر ستر حلّے رنگ
رنگ کے پہنے ہین جو بال سے بھی زیادہ ہلکے ہین انکا گوشت و استخوان ایسا شفاف ہے کہ پنڈلیون
کی ہڈیون کا مغز صاف اوپر دکھائی دیتا ہے

اٹھائیسوان باب بہشت کے دروازون و مہرونکے بیان مین

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ بہشت کے آٹھہ دروازے ہین سونیکے جواہر جڑے پہلے پر لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے وہ پیغمبرونکا اور شہیدونکا اور سخیونکا دروازہ ہے اور دوسرا نمازیونکا
دروازہ ہے جو اچھی طرح وضو اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہین اور تیسرا زکوۃ دینے والونکا دروازہ ہے

جو خوشی سے دیتے ہین اور چوتھا ان لوگون کا ہے جو خلق کو نیک کام سکھاتے ہین اور برے
کامونسے منع کرتے ہین اور پانچوان اُن لوگونکا جو ظلم اور شہوات سے باز رہتے ہین اور چھٹا
حاجیون کا اور ساتوان جہادیون کا اور آٹھوان اُن لوگونکا جو حرام سے آنکھین چھپاتی ہین
اور ماںباپ کے ساتھ اور ناتیوالونکے ساتھ سلوک کرتے ہین اور بہشت سات ہین دار الجنان
دار السلام جنت الماوی جنت الخلد جنت النعیم جنت الفردوس جنت العدن مترجم کہتا ھے
کہ یہہ ساتون رہنے کیواسطے ہین اور آٹھوان دیدار کیواسطے ہے جسکا نام علیین ہے اور بہشت
مین ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونیکی اور گارا مشک و زعفران کا اور بُرج دو منزلے ایک
ایک موتیکی ایک ایک زمرد کے ہین ساٹھ ساٹھ کوس کے لنبے اور اتنے ہی چوڑے اتنے ہی
اونچے ہین اور کھڑکیان یاقوت کی ہین اور دروازے جواہر کے اور اُن مین نہرین بہتیان
ہین جنکے کنارے جڑاؤ مصفا بنے ہین ایک کا نام نہر الرحمۃ ہے وہ سب بہشتون مین پہنچی ہے
اسکے سنگریزے موتی کے ہین اسکا پانی برف سے سفید زیادہ اور شہد سے شیرین تر ہے اور ایک
نہر کوثر ہے وہ خاص ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی نہر ہے اور جتنے آسمان مین تارے ہین
اتنے ہی چاندی سونیکے کٹورے اسمین ترتے ہین اور ایک نہر کافور ہے ایک سلسبیل ایک نہر
رحیق مختوم اور اُنکے سوا اور بہت سی نہرین ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
معراج کی رات مجھے سب بہشتین دکھلائی گئین مین نے اُن مین چار نہرین دیکھین ایک آب
صاف کی ایک دودہ کی ایک شراب کی ایک شہد مصفا کی قال اللہ تعالیٰ فیھا انھار من ماءٍ
غیر اٰسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار
من عسل مصفّٰی مین نے جبریل سے کہا کہ یہہ نہرین کہان سے آتی ہین اور کہان کو
جاتی ہین کہا حوض کوثر کو جاتی ہین لیکن مین نہین جانتا کہان سے آتی ہین تم حق تعالیٰ
سے دعا کرو تو حال کُھلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے دعا کی تب ایک فرشتے
نے آکر سلام علیک کیا اور کہا یا محمد آنکھین موند و مین نے آنکھین موندلین پھر جو کھولین تو ایسی جگہہ مین

تھا جہان ایک قبہ دُرسفید کا بنا تھا اور اُسمین دو دروازے یاقوت کے تھے اور سرخ سونے کا
قفل دیا تھا اتنا بڑا کہ اگر تمام عالم اُسپر بیٹھے تو ایسا معلوم ہو کہ پہاڑ پر ایک چڑیا بیٹھی ہے پھر
اس فرشتے کے حسب الاشارت قفل کے پاس جاکر مین نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا تو قفل کھل گیا
مین قبہ کے اندر گیا دیکھا کہ اُسکے چار ستونون پر بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم لکھا ہے اور پانی کی نہر
بسم اللہ کے میم سے جاری ہے اور دودھ کی نہر اللہ کے ہے سے اور شراب کی نہر رحمان کے میم سے
اور شہد کی نہر رحیم کے میم سے بعد ازان حق تبارک و تعالی نے فرمایا کہ ای محمدؐ تیری امتون
سے جو کوئی مجھے ان نامون سے یاد کریگا اور دل سے خالصًا مخلصًا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہیگا اُسکو
ان چارون نہرون سے سیراب کرونگا اور درخت طوبی کا بیان یہہ ہے کہ جڑ اسکی موتی کی ہے اور
شاخین اسکی زمرد کی اور پتے اُسکے سندس کے اور اسمین ستر ہزار شاخین ہین بہشت مین کوئی
قبہ و حجرہ نہین جسمین اسکی ایک شاخ سایہ فگن نہو جیسے سورج کی اصل آسمان مین ہے اور نور اُسکا
ہر درجہ و مکان مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بہشت کے درخت سونے کے
چاندی کے ہونگے اور دنیا کے درختون کے جڑ نیچے ہوتی ہے پانون اوپر اور بہشت کے
درخت برخلاف اُسکے ہونگے تاکہ میوہ لینے مین تکلیف نہو اور درختونپر چڑھنا نہ پڑے
قولہ تعالی قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ یعنے میوے اُنکے نزدیک ہین اور وہان کی زمین مٹی کی جگہہ
مشک و عنبر کافور ہے جب ٹھنڈی ہوا کے جھوکے سے پتے جھرجھراتے ہین ایسی سہانی سنہری
صدا نکلتی ہے جو کسی کان نے کبھی نہ سنی ہو اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین ایک درخت ہے جسکے اعلی سے نفیس حلّے نکلتے ہین اور اسفل سے
گھوڑے پروبازو والے جن پہہ درو یاقوت کے جڑے زین و زین پوش پڑے ہین سو اولیاء
اللہ کو ملینگے کہ وہ سوار ہوکر جنتونکا تماشا دیکھینگے کم درجے کے لوگ یہہ دیکھکر کہینگے یارب کس
چیز نے انھین اس کرامت کو پہنچایا جواب سنیگے کہ تم سوتے تھے یہہ نماز پڑھتے تھے تم کھانا کھاتے
تھے یہہ روزہ رکھتے تھے تم گھر مین بیٹھتے تھے یہہ جہاد کو نکلتے تھے تم بخیلی کرتے تھے یہہ مال خرچتے تھے

اور بہشت مین نہ گرمی ہی نہ جاڑا بلکہ ایک موسم ہی معتدل خوش آیندہ ہر دل اور نہ دہوپ ہے اور نہ اندہیرا بلکہ یہہ حالت ہے جیسے نور کا تڑکا لیکن بعوض ظہور چمک دمک صفائی ستھرائی مین اُس سے ہزار چند زیادہ قولہ تعالیٰ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہا اُن مین تہین وہ ساعت جو بہشت کی ساعتون سے بہت ہی مشابہ ہی وہ ساعت صبح ہی سورج نکلنے سے پیشتر اسکا سایہ دراز وقایم ہی اسکی راحت وآرام وسیع وباسط ہی اسکی برکت ولطافت کثیر وفراوان

اٹھتیسوان باب حورون کے بیان مین

حدیث مین ہی کہ حقتعالی نے حورونکا چہرہ چار رنگ سے بنایا ہی سپید وسبز وزرد وسرخ اور پانون اُنکے زانو تک نفیس زعفران سے بنے ہین اور زانو سے سر تک کافور ومشک وعنبر سے اور بال اُنکے قرنفل سے یعنے اصل وسرشت اُنکی اُن چیزون سے بنی ہے جیسے آدم کی اصل وسرشت مٹی سے تھی اور شیطان کی آتش سے اور حورین ایسی معطر ومطیب ہین کہ اگر کوئی اُن مین سے دنیا مین تھوک دے تو تمام عالم مشک کی ارکھانسے بھر جاے اور ہر ایک کے سینے پر حق تعالیٰ کا نام اور اسکے شوہر کا نام لکھا ہی اور ہر ایک کے ہاتھ مین دس دس کنگن زر وجواہر کے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ بہشت مین ایک حور ہی کہ اسکا نام لعبت ہی اسکو حقتعالی نے چار چیزون سے پیدا کیا ہی مشک وکافور وعنبر وزعفران اور اسکی مٹی کو آب حیات سے خمیر کیا ہی وہ اگر سمندر مین تھوک دے تو سارا دریا میٹھا ہو جاوے اسکی گردن کے پاس لکھا ہی کہ جو مجھسے عورت چاہے اُسے چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کی طاعت وعبادت کرے اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور جبرئیل سے فرمایا کہ اسکے گرد پھرے اور دیکھے ناگاہ ایک حور کسی محل سے نکلکر جبرئیل کے سامنے مسکرائی تمام جنت عدن اسکے دانتون کی چمک سے روشن ہو گئی اور جبرئیل غش مین اگر کر پڑے اور جانا کہ یہہ خدا تعالیٰ و تقدس کا نور ہی آواز آئی اے امین اللہ سر اٹھا اور اس نے کلام کر حضرت جبرئیل نے آپ کو سنبھالا اور اس سے کہا سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَکِ کیا پاک ہی کیا زرالا

ہی وہ جسنے تجھے پیدا کیا بولی یا امین اللہ تم جانتے ہو مجھے کسکے لئے پیدا کیا ہی کہا نہین کہا تجھے اس کیواسطے پیدا کیا ہی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنے ہوائے نفس پر مقدم رکھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے بہشت مین ملایکہ کو دیکھا کہ محل و ایوان ملمع بنانے ہین یعنے ایک چاندی کی اینٹ رکھتے ہین ایک سونیکی اور بناتے بناتے پھر رہجاتے ہین اور بنانا موقوف کرتے ہین پھر بنانے لگتے ہین پھر رہجاتے ہین سو مین نے اسکا سبب پوچھا بولے جنکے واسطے یہہ مکان بنتے ہین وہ جب حقتعالیٰ کو یاد کرتے ہین ہم مکان بنانے لگتے ہین اور جب وہ چپ رہجاتے ہین ہم بھی بنانا موقوف کرتے ہین

بتیسوان باب تتمہ ذکر بہشت مین

حدیث مین ہی کہ پلصراط کے ادہر کئی صحرا ہین ان مین بہت سے درخت ہین اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے جاری ہین ایک داہنے ایک بائین سو اہل ایمان جو پلصراط سے اترینگے اور آفتاب کی گرمی سے تشنہ ہونگے ان چشمون مین سے ایک کا پانی پینگے جو ہین وہ پانی سینے تک پہنچیگا تمام خبائث اور ناپاکیان دل کی صاف کر ڈالے گا پھر جب شکم مین پہنچیگا خون اور بول کو زایل کردیگا اور انکا ظاہر و باطن سب پاک صاف ہوجائیگا بعد ازان دوسرے چشمے مین نہائینگے سو انکے منہہ چودہوین رات کے چاند سے روشن تر ہوجائینگے اور انکے بدنونکی کھال حریر سے زیادہ ملایم ہوجائیگی اور انکے اجسام مشک کے مانند خوشبودار ہوجائینگے بعد ازان جنت کے دروازے پر پہنچکر دروازہ کھٹکھٹاوینگے وہان سے حورین نکل آوینگین اور ہر ایک اپنے شوہر کے گلے لپٹ کر کہینگی کہ تو میرا محبوب ہے اور مین تجھسے خوش ہون کبھی ناراض نہون گی اور اپنی خوابگاہ مین لیجائینگی وہان ستر تخت ہونگے نہایت طویل و عریض ہر تخت پر ستر چھپر کھٹ ہر چھپر کھٹ پر ایک حسین جمیل حور ستر حلے پہنے ہوئے اور باوجود اسکے لباس کے پردے سے ساق کا نور نمایان جیسے فانوس کے اندر شمع اور بہشت کی عورتونکے بال ایسے نورانی ہین کہ اگر ایک بال زمین پر گرے تو زمین چمک اٹھے گویا ہر ایک بال سورج کی کرن ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہی کہ بہشت سفید ہی چمکتی ہوئی اُسکے لوگ سوتے نہین نہ اس مین آفتاب ہے نہ رات اور
سات دیوارین اسکے گرد اگرد محیط ہین پہلے صرف چاندی کی دوسری ملمع چاندی اور سونیکی
تیسری صرف سونیکی اسیطرح چوتھی پانچوین چھٹی دیوار زمرد وجواہرات وغیرہ کی اور ساتوین
دیوار ایک نور ہی تابندہ اور ہر ایک دیوار کے درمیان پانسو برس کا فاصلہ ہی اور بہشتیونکے
بدنمین بال نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین اور پلکین اور مردون کی مونچھون مین قدرے
سبزی ہوگی جیسے نوخط جوانونکے ہوتی ہی تا عورتون سے متمیز ہون اور حورونکے بدن ایسے
شفاف ہونگے کہ اہل جنت انکے منہہ اور سینے اور ساق مین اپنا منہہ دیکھہ لیا کرینگے اور ہر روز
بہشتیونکے بدنمین قوت وجمال زیادہ ہوگا جیسے دنیا مین ضعف و پیری زیادہ ہوتی
تھی یہانتک کہ ایک مرد کو سو مرد کی قوت ہوگی کھانیمین بھی پینے مین بھی جماع مین بھی اور
ابن عباس سے روایت ہے کہ ولی اللہ کا جب میوونکے تناول سے فراغت پاویگا کھانا مشتاق
ہوگا تب ستر ہزار خادم ستر ہزار خوان در و یاقوت کے لیکر اسکے سامنے جاوینگے ہر ایک
خوان مین ہزارون پیالے اور رکابین سونیکی چنی ہوئی کما قال اللہ تعالی یُطَافُ عَلَیْہِم
بِصِحَافٍ مِنْ ذَہَبٍ وَاَکْوَابٍ وَفِیْہَا مَا تَشْتَہِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور ہر
پیالے رکابی مین ستر ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جو کسی نے دیکھے مین نہین ہیگا اور کسی باورچی اور کسی
آتش نے لگسے نہین پکایا لیکن اللہ تعالی نے انہین برتنونسے اس کھانیکو جیسا چاہا ویسا پیدا کیا
ہی سو کھانیگا اسکو مرد اپنے قبیلے ساتھہ اور جب دونون آسودہ ہونگے رنگ رنگ کے پرندے
اونٹونکے برابر ہوا سے اُترینگے اور اُنکے سامنے آکر کھڑے ہونگے اور کہینگے کہ ہم نے فلانے فلانے
چشمے کا پانی پیا ہی اور فلانے فلانے بہشتی مرغزار مین ہم چرے ہین یہہ سنکر ولی اللہ کا اُن پرندون کا
مشتاق ہوگا تب وہ خودبخود بہنکر اُن خوانونپر لگ جاوینگے اور وہ خوشی خوشی تناول کریگا
حدیث مین آیا ہی کہ بہشت کے لوگ میوہ اور کھانا جو چاہینگے کھاوینگے بعد ازان پسینے کی راہ
اسکا فضلہ نکل جائیگا اور اُس پسینے مین مشک کیسی بو ہوگی مترجم عفی اللہ عنہ کہتا ہی کہ جنت کی تعریف

مین اور نعمت اخروی کی توصیف مین ایک آیۃ اور ایک حدیث قدسی کفایت ہے آیت یہہ ہے
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ یعنے نہین جانتی کوئی جان کہ کیا چھپایا گیا ہے
انکے واسطے آنکھون کی ٹھنڈک سے اور حدیث یہہ ہی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِي [illegible]
لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا [illegible] یعنے [illegible]
وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ [illegible] نہین سنا اور کسی دل مین ہی
گذرا اور سب سے افضل حق جل و علی کا [illegible] نصیب یا اللہ تعالی بالنظر الی وجہ الکریم

تمام ہوئی کتاب دقائق الاخبار

اب مترجم عفی اللہ عنہ اپنے طرف سے چند مسایل ضروریہ بیان کرتا ہے **مسئلہ** قبرونکی زیارت
کرنا جایز ہے ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینے کی قبرونپر گئے اور اہل قبور کیطرف منہہ کرکے کھڑے ہوئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ سو مناسب ہے کہ جب
زیارت کو جاوے یہہ الفاظ کہے اور بیہودہ کام کچھہ نہ کرے فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری مین ہے
يُكْرَهُ عِنْدَ الْقَبْرِ كُلُّ مَا لَمْ يُعْهَدْ مِنَ السُّنَّةِ وَالْمَعْهُودُ مِنْهَا لَيْسَ إِلَّا زِيَارَتُهَا وَالدُّعَاءُ
عِنْدَهَا قَائِمًا كَمَا كَانَ يَفْعَلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْبَقِيعِ یعنے جو کچھ سنت
نبوی سے مقرر و معہود نہین سب قبر کے پاس مکروہ ہے اور معہود اور مقرر صرف اتنا ہے کہ زیارت
کرے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر خداتعالی سے مردے کی مغفرت مانگے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقیع مین جب جاتے تھے اسکے سوا کچھ نہ کرتے تھے سو قبر کا چومنا اور اسکے آگے نہڑنا
اور بجانا گانا کھانا پینا سونا سب مکروہ ہے چنانچہ شرح عین العلم و کتاب کشف الغطاء
وغیرہ مین تصریح ان باتون کو منع کردیا ہے اور تاج الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ قبر کا ہاتھ
سے چھونا اور بوسہ دینا بدعت منکر ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی نے مشکوۃ کے ترجمے مین
لکھا ہے کہ مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و روی بخاک نمالد کہ این عادت نصاری است

اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہے کہ قبر کے آس پاس پھرے کیونکہ طواف صرف
کعبہ کیواسطے ہے پس نبی و ولی کی قبر کے گرد پھرنا حرام ہے اور بعضے روایتون مین انبیا کی
قبر چومنا اور صلحا کی قبر کے گرد تین دفعہ پھرنا آیا ہے ولیکن وہ روایتین ضعیف ہین
اور فتوی اکثر فقہا و محدثین کا اسکے منع پر ہے اور صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ
اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا یعنے یہود و نصاریٰ پر حق تعالیٰ پھٹکار بھیجے
انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا ڈرایا جاتا ہے انکے فعل و صنعت سے
یعنے اے مسلمانو زنہار تم ان کیسے کام نہ کرنے لگنا سو اس وقت کے جہلا پر ملا ایسے افعال
کرتے ہین اور علما کا کہنا ہرگز خیال مین نہین لاتے ہدا ہم ربہم اور سیوطی نے ابن جریر سے اور
انھون نے محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ
قُبُوْرَ الشُّہَدَاءِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ حَوْلٍ فَیَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ
یعنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہیدونکی قبرون کی زیارت کو آتے تھے اور
فرماتے تھے سلام علیکم آخر تک صحیح بخاری و مسلم مین ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رض سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان عورت کو کسی مردے پر
غم کرنا تین شب سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن اسکو حداد کرنا واجب ہے یعنے
زیب و زینت چھوڑ دینا اور عطر اور سرمہ اور مسی اور پھلیل نہ لگانا لازم ہے اور مہندی لگانا
اور سوہا کسم کا رنگا پہنا اور زعفرانی پہنا بھی درست نہین کذا فی الہدایہ اور اگر کچھ عذر
ہو تو ریشمی پہنا مضایقہ نہین مطالب المومنین اور مشکوۃ کے ترجمے مین ہے کہ تین دن کے
سوا تعزیت کرنا نہین درست اور تعزیت کے معنے صبر سکھانا ہے غمزدیکو اور جو کچھ اس زمانے کے
نادان لوگ رسمین اور تکلفات کرتے ہین سب بدعت و نامشروع ہے اور ترمذی نے عبد اللہ
بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جب جعفر کی خبر شہید ہونیکی پہنچی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون سے فرمایا کہ جعفر کے لوگون کے واسطے کھانا تیار کرو کیونکہ اُنپر ایسی چیز آئی ہے جس مین
وہ مشغول ہو رہے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ قریبون اور دوستونکو مستحب ھے کہ غمزدون کو کھانا
بھیجین اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلے دن کھانا بھیجنا جایز ہے کیونکہ وہ لوگ دفنانے کفنانے
مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے دن مکروہ ہے اگر نوحہ کرنیوالیان وہان جمع ہون کیونکہ
یہہ گناہ کی امداد ہے کذا فی مطالب المومنین اور شیخ عبد الحق نے مشکوٰۃ کے ترجمہ مین
لکھا ہے کہ مردے کے پیچھے سات دن تک صدقہ دینا بہت ا[illegible] اور امام [illegible] مین مولانا
عبد العزیز نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ اوایل حال مین مردے [illegible]
کسیطرح کی مدد اُنکو پہنچے جسطرح ڈوبنے والا فریادرسون کا منتظر رہتا ہے اور صدقہ اور دعائین اور
فاتحہ اسوقت مین بہت کام آتا ہے اسی سبب سے بنی آدم ایکسال تک خصوصاً ایک چلہ تک بعد موت کے
اسطرح کی امداد مین کوشش کرتے ہین اور مردے کی روح بھی اوایل حال مین خواب اور عالم مثال مین زندون
سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا حال کہتی ہے انتہا یہان سے معلوم ہوا کہ اوایل مین دعا اور صدقے
سے مردے کو مدد پہنچانا بہتر ہے ولیکن چاہیے کہ چہلم برسی کا روز مقرر کرنا صحابہ اور تابعین کے
قرن مین نتھا کتاب جامع البرکات و کشف الغطا مین ہے کہ آنچہ بعد سالے یا ششماہی یا چہلم روز
درین دیار طعامی پزند بخشش کنند چیزی را اصل اعتبار نیست بہتر آنست کہ بخورند غرض تصدق
طعام کا اور ثواب اسکا مردے کو پہنچانا جایز بلکہ واجب ھے ولیکن اسکے واسطے روز مقرر کرنا کہ
خاص اسیدن ثواب پہنچیگا اور دن نہ پہنچیگا غلط ہے کذا فی مایہ مسایل للشیخین المحدثین محمد اسحاق الدہلوی
و احمد اللہ الانامی سلمہما اللہ تعالی اور اس مقدمے مین مولوی اسماعیل و مولوی رشید
الدینخان سے خوب تحقیق ہوئی ہین اور ظاہراً حق یہہ ہے کہ اگر کسی مصلحت کے واسطے کوئی
شخص کوئی روز صدقہ دینے کیواسطے معین کرے تو مضایقہ نہین مگر یہہ جاننا کہ ثواب
خاص اسیدن پہنچیگا اور دن نہ پہنچیگا ممنوع و نامشروع ہے اور جاننا چاہیے کہ چہلم و غیرہ
کے کھانے باٹنے سے اگر ناموری یا بھائیون کی ضیافت کا بدلا دینا مقصود ہو تو مردے کو خاک

بھی ثواب نہ پہنچیگا اور اگر مردیکو ثواب پہنچانا مطلوب ہے تو وہ کھانا صدقہ کا ہی تو نگر کو اس کا
کھانا نہین اچھا قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ یعنے نہین صدقہ مگر فقیرون کے واسطے
اور مشہور ہے کہ طعام المیت یمیت القلب یعنے مردہ کا کھانا دلکو مردہ کرتا ہی اور اس صورت
مین بانٹنے والیکو چاہئے کہ وہ کھانا برادری کے تونگرونکو نہ دے بلکہ مفلسون فقیرون کو بانٹے
برادری کے ہون یا غیر تا مقصد اسکا ثواب پہنچانا مردیکو ہی حاصل ہووے اور قاضی عبد الکریم
بریلوی قدس سرہ کہ ہمارے زمانے نیکو ولی تھے اپنے رسالونمین لکھ گئے ہین کہ تیجے مین جو
رسمین کہ ہند مین ہوتی ہین جیسے فرش فروش خوشبوئیات وغیرہ ہو بیجا ہین اور تین دن تک
مردیکے گھر کا کھانا اور ہے ضیافت لینا مکروہ ہی لِاَنَّ اِتِّخَاذَ الضِّیَافَةِ عِنْدَ السُّرُوْرِ
لَا عِنْدَ الشُّرُوْرِ کَذَا فِی الْخِزَانَةِ **مسئلہ** حق تعالی سے اسیطرح دعا مانگنا کہ الٰہی بحرمت
نبی یا ولی کے میری حاجت روا کر روا ہی ملا علی قاری نے قواعد الایمان مین لکھا ہی کہ اگر
بحرمت مصطفیٰ گوید شاید چہ در دعائے استفتاح بحرمۃ الشہر الحرام والمشعر العظام وقبر نبیک علیہ السلام
ماثور ومروی است اور حصن حصین مین صحیح بخاری وغیرہ سے منقول ہی کہ دعا مین توسل بانبیا وصلحا
جائز ومستحب ہے اور فتاوے سراجیہ مین ہی کہ دعا مین بحق فلان کہنا ابو الفضل کرمانی نے مکروہ
لکھا ہی اسواسطے کہ حقتعالی پر کسی مخلوق کا حق نہین ولیکن روایات وآثار سے اُس کا
جواز معلوم ہوتا ہی انتہی راقم عفی اللہ عنہ کہتا ہی کہ اگلے زمانے مین معتزلہ کا بہت غلبہ تھا اسواسطے
کرمانی وغیرہ نے بحق کہنا مکروہ لکھا ہی تا نجوبی ثابت ہو کہ اللہ تعالی پر کچھ واجب نہین اور کسیکا
حق نہین وہ مالک مختار ہی جو چاہے کرے پس منع کرنا اس لفظ کا احتیاط تھا ورنہ اسکے
جواز مین شبہ نہین قال اللہ تعالی وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہی کہ جب حضرت علیؓ کی ماں نے وفات پائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا بِحَقِّیْ وَبِحَقِّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ **مسئلہ**
مدد چاہنا نبی اور ولی سے اسطرح پر روا ہی کہ اسکی قبر کے پاس جاکر آواز بلند کہے

کرای بندے خدا کے اسی ولی اللہ کے میرے واسطے حقتعالی سے دعا کرا اور جانے کہ اسکا کام صرف
دعا کرنا ہے دینا نہ دینا حقتعالی کے اختیار ہے لیکن عوام کو اس سے بھی منع کرنا چاہیے خصوصًا
اس زمانے میں کیونکہ اندنون اس امر میں یہانتک غلو و افراط کرتے ہین کہ بیشک مشرک و عابد الصنم
بنجاتے ہین اور مولوی محمد اسماعیل و عبد الحی و محمد اسحاق وغیرہم نے خوب ہی جہال کو گوشمالی دی ہے
ان لوگون نے سالے عورتون اور مداریون اور پیر پرستونکو اور گور پرستونکو سنا ناضرور ہے اگرچہ انمین
بعضی بعضی باتین زیادہ ہین اور شاید کہ عمل انکا اس مثل پر ہے بمرگش بگیر تا بہ بیماری راضی شود اور شیخ
عبد الحق نے لکھا ہے کہ اکثر فقہا غیر نبی یا غیر انبیا سے مدد چاہنا روا نہین جانتے ولیکن بعضے فقہا
و جمہور صوفیہ اسے ثابت و موثر جانتے ہین اور شیخ الاسلام نے کشف الغطا مین کہا ہے کہ غیر نبی یا غیر انبیا کے
قبر سے مدد چاہنا مختلف فیہ ہے ظاہرا جو فقہا مردے کو سماع ثابت کرتے ہین استمداد جایز جانتے ہین
اور جو کہتے ہین کہ مردہ نہین سنتا وہ استمداد سے منکر ہین اور اندونون کے اتفاق سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے
کہ سلف کے علما انبیا کی قبر سے مدد چاہنا جایز جانتے تھے اختلاف صرف اولیا کے قبور مین تھا اور
شیخ عبد الحق نے اپنی اکثر تصنیفات مین نبیؐ اور ولی سے مدد چاہنا جایز لکھا ہے ولیکن جہال کے اقوال
و افعال کو حرام و ممنوع لکھا ہے اور قاضی عبد الکریم کا بھی یہی مذہب تھا اور مولانا عبد العزیز نے
اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ بعضے از خواص اولیا را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند
بعد موت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و اولیا تخصیص کمالات باطنی از آنہا بینما نید و ارباب حاجات
حل مشکلات خود از انہا میطلبند و مییابند گ گ گ گ گ گ گ گ وزبان حال آنہا
مترنم باین مقالست ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ولیکن سالاریہ و مداریہ و گور پرستونکو
انھون نے بھی مشرکین مین لکھا ہے پر اسطرح کی استمداد جو بعضے علما نے جایز رکھی ہے کسیطرح
شرک نہین ہو سکتی اور جو اسکے شرک ہونیکا دعوی کرتا ہے وہ غلو و افراط پر ہے و من دلایل المجیز
قولہ تعالی وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وقول عایشہؓ لما دفن
عمرؓ فواللہِ ما دخلتُ الا وانا مشدودة عليَّ ثوبي حياءً من عمرؓ رواہ احمد

وقوله الانبياء احياء في قبورهم يصلون رواه السيوطي في شرح الصدور وقوله ان اذا دعوتنا فليقل
اعينوني يا عباد الله الصالحين ومنها قصة ابن جلاد وقصة ابن المنكدر رواهما الشيخ
عبدالحق في جذب القلوب اور دارمی نے ابی جوزی سے روایت کی ہی کہ مدینے مین جب
قحط پڑا حضرت عائشہؓ نے لوگون سے کہا انظروا الی قبر النبی فاجعلوا منه کوا الی السماء
حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف سو لوگون نے ایسا ہی کیا اور خوب پانی برسا اور امام
شافعیؒ نے کہا ہی کہ قبر موسی کاظمؒ کی اجابت دعا کیواسطے تریاق مجرب ہے ذکرہ الشیخ عبدالحق
اور احیاء العلوم مین ہی کہ جس سے زندگی مین دعا منگوا سکتے ہین اسے بعد مرگ کے بھی منگوا سکتے ہین
اور اسجگہہ کلام کو بہت سی جگہہ ہی مگر مطلوب اختصار ہے اور مشکوۃ مین ہی کہ جب یزید کے لشکر نے
مدینہ منورہ پر ہجوم کیا تھا اور صحابیون نے بسبب خوف کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین
جانا اور اذان دینا موقوف کر دیا تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرقد مبارک سے ہر نماز کیوقت ہمہمی
کی آواز سنی جاتی تھی اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ زندگی مین جیسا مجھے علم تھا ویسا ہی بعد موت کے
بھی رہیگا ذکرہ الشیخ عبدالحق محدث وغیرہ اور ابو بکر ابن شیبہ کی تصنیف مین علی بن حسین بن
علیؓ سے یعنے امام زین العابدین رضؓ سے منقول ہی کہ انھون نے ایک شخص کو دیکھا کہ رسول اللہؐ
کی قبر مبارک کے پاس جو سوراخ تھا اسمین داخل ہو کر دعا کرتا تھا سو آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ مین نے
اپنے باپ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے جناب رسول اللہؐ سے سنا ہی کہ فرماتے تھے
لا تتخذوا قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان صلوتکم وتسلیمکم یبلغنی حیث
ما کنتم یعنے میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھرون کو قبرین نہ بناؤ اور مجھپر درود بھیجو کیونکہ تمھارا
درود وسلام مجھے پہنچتا ہی تم کہین ہو اس حدیث کی یہہ معنی بھی ہوسکتی ہی کہ قبر ماتم کی جگہہ ہے
اسپر جاکر عید کی سی خوشی نہ کرو اور اپنے گھرون مین مردون کے مانند بے ذکر اللہ تعالی کے نہ رہو لیکن
ظاہر تر یہہ معنے ہین کہ میری قبر پر عید کا سا اجتماع نہ کرو اور میلا نہ لگاؤ اور اپنے گھر و مین قبرین نہ بناؤ
اور اس تقدیر پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قبر کے پاس جاکر بھی دعا کرنا اچھا نہین اگرچہ دعا خدا تعالی

ہی سے مانگے اور اس مقبور کو صرف وسیلہ جانے کیونکہ یہہ بات اگرچہ فی الجملہ جایز ہے لیکن
اسمین بدعتون کا دروازہ کھلتا ہے کہ صلحا کی قبر پر عید کا سا اجتماع کرنے لگتے ہین کادوا
یکونوا علیہ لبدا یعنے اس گمان سے کہ ہماری حاجت بر آوے گی نادانون کا ٹھٹھہ لگجاتا ہی
اور بہتیرے جاننے لگتے ہین کہ یہہ مقبور باستقلال متصرف ہے اور خلق کو فیض پہنچا سکتا ہے حالانکہ
یہہ بات صاف شرک جلی ہے خواہ مرد پر اعتقاد کرے خواہ زندے پر قال اللہ تعالیٰ وان
المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون
علیہ لبدا ہ یعنے مسجدین خدا ہی کیواسطے ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسیکو اور جب خدا
کا بندہ کہ پیغمبر ہے کھڑا ہو کر خدا کو پکارتا ہے لوگ اسپر ٹھٹھہ ہو جاتے ہین اس گمان سے کہ شاید
یہی مالک مختار ہے جو چاہین اس سے مانگ لین حالانکہ یہہ گمان محض باطل ہے کیا تو نہین
دیکھتا کہ حقتعالی اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ کہدے اے محمد کہ مین اپنی جان کے نفع و نقصان
کا مالک نہین کہ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یومنون اور شیخ
عبد الحق دہلوی نے مشکوۃ کے ترجمہ مین صاف لکھدیا ہے کہ پیغمبرون کی اکثر دعائین قبول ہوتی
ہین سب ان کی بھی قبول نہین ہوتین سنو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رض سے فرمایا
اذا سئلت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ یعنے اگر تو سوال کیا چاہے تو اللہ ہی سے
کر اور اگر مدد ڈھونڈھنا چاہے اللہ ہی سے ڈھونڈھ اور کسی سے کچھ نہین ہوتا ع کہ عاجز ترست
از صنم ہر چہ ہست ظاہر مراد یہہ ہے کہ جو کام حق جل علا سے خاص ہین ان مین دوسرے سے مدد
مانگنا نہین درست جیسے مارنا جلانا روزی اور اولاد کا دینا وغیر ذالک اور اگر بالکل سوال
و استعانت غیر سے منع ہو تو بزرگون سے دعا منگوانا اور نوکرون سے کامون مین مدد چاہنا بھی منع ہو جاے
حالانکہ یہہ منع نہین پھر فرماتا ہے کہ رفعت الاقلام وجفت الصحف یعنے جو کچھ ہونا تھا سو
پہلے ہی لکھا گیا اب کسیکی سعی سے کیا ہوتا ہے اٹھا لیگئے قلم اور سوکھ گئے ورق فلو جہد العباد

ان ینفعوک بما لم یکتبه الله عز وجل لک لم یقدروا علیه یعنے اگر سارا عالم برضا
اسکے تجھے نفع پہنچایا چاہے تو کچھ بھی نہو اور کیا خوب اشعار ہین کتاب الفرج بعد الشدۃ مین **قطعہ**
خدای عزوجل گر تو نکوئی خواست چہ باک باشد اگر جملہ خلق بدخواہند وگر چنانچہ بدی خواست
جملہ عالم از آنکہ نیک رسانند دست کوتہ اند ہمہ بقبضہ تقدیر ایزد اند اسیر اگر کمینہ غلام ضعیف
وگر شاہ اند ای جان جہان اگر وہی مہربان تو سب مین مہربان اگر وہی نہ دبوے تو کیا دین
سلیمان بکار کر فرماتا ہے قرآن مین لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن یعنے بیمرضی اسکے
کوئی کسیکی سفارش نہ کرسکیگا فرشتہ ہو کہ انسان اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی
ہے کہ اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد یعنے بار خدایا میری قبر کو بت نہ بنا کہ پرستش کیجاوے
یہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہلاے امت سے شرک کا بہت خوف تھا
اس سبب سے دعا مانگ لی کہ اللہ تعالی میری قبر کو بچالے اور امت کی قبرونکے واسطے یہہ دعا
نمانگی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو کشف سے معلوم ہوا ہوگا کہ یہہ فتنہ ضرور شدنی ہے اور خواجہ بہاؤ
الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کیوقت مین بھی استمداد مین لوگ افراط کرتے تھے اس سبب سے اکثر
حضرت یہہ بیت پڑھا کرتے تھے **بیت** تو تا کی گرد مردان را پرستی بہ گرد کار مردان گرد ستی
چنانچہ مشایخ نقشبندیہ کی کتابون مین مسطور ہے **مسئلہ** جو شخص جانیکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو یا اور کسی نبی کو علم غیب تھا کافر ہو جاوے وفی شرح فقہ الاکبر لملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ
ان الانبیاء لا یعلمون المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمهم الله تعالی احیانا
وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی
قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله بیسوین سپارہ مین سورہ نمل کے
پانچوین رکوع مین حق جل وعلا اپنے حبیب یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے
فرماتا ہے اور صحیح بخاری ومشکوۃ مین ہے کہ انصار کی چھوکریان شادی مین دف بجا بجا کے
گا رہی تھین اسمین ایک کہنے لگی ع وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنے ہمارے درمیان ایسا

یہی ہی کہ کل کی بات ہو نہو والی جانتا ہے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے
فرمایا یہہ نہ کہہ کہ خدائے جل و علا ہمکو اور سب مسلمانون کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہہ نہین
معاف ہوتا اور اسکے سوا سب معاف ہوجاتا ہے قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ
بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ

تمت

الحمد للہ والمنہ یہہ رسالہ احوال حشر و بعث و نشر مین جسکا نام صبح ستارہ
ہے اور اس رسالہ مین چند اوراق مترجم کے بعض حالات قبر برزخی مین
مندرج ہین سو بکمال تصحیح جناب فضیلت انتساب مولانا مولوی نور محمد ولد
عبد الصمد صاحب و مولوی طالب علی بن نور علی صاحب زید اللہ علمہم قدرہم و بخط خاکسار
ذرہ بیمقدار شیخ عبد القادر ولد شیخ محی الدین کے بتاریخ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۲۸۳
ہجریہ کو جزیرہ معمورہ بمبئی کے شرقستان مطبع حیدری سے مثل نیر اعظم
کے جلوہ افروز ہوا

اللہم اغفر لکاتبہ و بانیہ و مصححہ و مطبعہ بحق محمد و آلہ و صحبہ